سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(منگل، 20، جمعتہ المبارک 23، سوموار 26، منگل 27، بدھ 28۔ فروری 2018)

(یوم الثلاثہ 3، یوم الجمع 6، یوم الاثنین 9، یوم الثلاثہ 10، یوم الاربعاء 11۔ جمادی الثانی 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد34(حصہ سوئم): شمارہ جات : 15 تا 19

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

منگل،20۔فروری2018

جلد 34: شمارہ 15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا ------------	857
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	859
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	860
	تعزیت	
4۔	معزز ممبر محترمہ راحیلہ انور کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	861
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	862
6۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	905
7۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	918
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کو ریگولر کرنے کا مطالبہ ------------	932
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
9۔	مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 اور مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	934
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
10۔	نشان زدہ سوالات 3158، 3620، 8474 اور 8825 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	935
	پوائنٹ آف آرڈر	

11۔	ڈیرہ غازی خان کے میڈیکل کالج میں ٹرائبل ایریا کے طالب علموں کے لئے دس فیصد کوٹا کا مطالبہ ------------	936
12۔	ڈی ایچ کیو ساہیوال کے لئے خریدے گئے ایکوئپمنٹ کو استعمال میں لانے کا مطالبہ ------------	938
13۔	کاشتکاروں کو گنے کی مقررہ قیمت دلانے کا مطالبہ ------------	939
14۔	سینئر فنکاروں کو امدادی چیک دینے کا مطالبہ ------------	941
	تحاریک التوائے کار	
15۔	ادویات کی قیمتوں میں بے جا اضافہ ------------	942

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
16۔	زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے آبی ذخائر تعمیر کرنے کا مطالبہ ------------	944
17۔	دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے ممنوعہ انجکشنز کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کا مطالبہ ------------	947
18۔	صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے پاسپورٹ کی مدت تاحیات کرنے کا مطالبہ ------------	949
19۔	فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو 1122 میں ضم کرنے کا مطالبہ ------------	951
20۔	ادویات کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ ------------	952
	پوائنٹ آف آرڈر	
21۔	انسپکٹر عابد باکسر کو خصوصی طور پر کسی سیل کی زیر نگرانی رکھنے کا مطالبہ ------------	954
	زیرو آور نوٹس	

22۔	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزروں کو مستقل کرنے کا مطالبہ ------------	955
	جمعتہ المبارک، 23۔ فروری 2018	
	جلد 34: شمارہ 16	
23۔	ایجنڈا ------------	961
24۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	963
25۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	964
	سوالات (محکمہ جات محنت و انسانی وسائل اور اوقاف و مذہبی امور)	
26۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (کوئی سوال پیش نہ ہوا) ------------	965
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	966
28۔	کورم کی نشاندہی ------------	986

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 26۔ فروری 2018	
	جلد 34: شمارہ 17	
29۔	ایجنڈا ------------	991
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	993
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	994
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)	
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	995
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1005
	سوموار، 27۔ فروری 2018	
	جلد 34: شمارہ 18	

34۔	ایجنڈا ------------	1029
35۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1031
36۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1032
	پوائنٹ آف آرڈر	
37۔	شاہدرہ لاہور کے رہائشی پطرس مسیح اور ساجد مسیح پر ایف آئی اے کی جانب سے تفتیش میں غیر فطری اور غیر اخلاقی طریقہ اپنانا ------------	1033
	سوالات (محکمہ جات آبپاشی اور آبکاری و محصولات، انسداد منشیات)	
38۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1035
39۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1054

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
40۔	مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	1063
41۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	1063
	تحاریک التوائے کار	
42۔	صوبائی دارالحکومت میں غیر معیاری منرل واٹر کی فروخت جاری ------------	1069
43۔	وزیر اعلیٰ کے احکام کے باوجود پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معذور طلباء سہولیات سے محروم ------------	1070

44۔	ضلع راجن پور میں بے زمین کسانوں کو الاٹ کی گئی زمین کے لئے پانی کی فراہمی کا مطالبہ	1071
	پوائنٹ آف آرڈر	
45۔	کاشتکاروں کو گنے کی مقررہ قیمت دلانے کا مطالبہ	1072
	بدھ، 28۔ فروری 2018	
	جلد 34: شمارہ 19	
46۔	ایجنڈا	1083
47۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1085
48۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1086
49۔	جناب سپیکر کا سینیٹ کے الیکشن کے حوالے سے اعلان	1087
50۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1087
51۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1122
52۔	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	1124

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
53۔	ڈی آئی جی ٹریفک کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک	1125
	تحاریک التوائے کار	
54۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	1127
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
55۔	مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018	1127

سوالات (محکمہ جات خوراک

56۔	کورم کی نشاندہی ------------	1128
57۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018 ------------	1128
58۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	1029
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
59۔	مسودہ قانون صدقہ و خیرات پنجاب 2018 ------------	1129
60۔	کورم کی نشاندہی ------------	1141
61۔	مسودہ قانون صدقہ و خیرات پنجاب 2018 (---جاری) ------------	1141
62۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	1150
	قرارداد	
63۔	نیب کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق اور انسانی وقار کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں پر تشویش کا اظہار ------------	1151
64۔	انڈکس	

رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھ

857

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔ فروری 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے نئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھینسوں کو ممنوعہ **انجکشن** کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

3۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اراکین قومی اسمبلی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کو جاری ہونے والے سرکاری پاسپورٹ کی مدت پانچ سال کی جائے۔

4۔ محترمہ فاطمہ فریحہ: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں موجود فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو 1122 میں ضم کیا جائے۔

5۔ میاں محمود الرشید: یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔

859

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

منگل،20۔فروری 2018

(یوم الثلاثہ،3۔جمادی الثانی 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لِإِيلَٰفِ قُرَيۡشٍ ۝١ إِۦلَٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ ٱلشِّتَآءِ وَٱلصَّيۡفِ ۝٢ فَلۡيَعۡبُدُواْ رَبَّ هَٰذَا ٱلۡبَيۡتِ ۝٣ ٱلَّذِيٓ أَطۡعَمَهُم مِّن جُوعٖ وَءَامَنَهُم مِّنۡ خَوۡفِۭ ۝٤

سورة قُرَیش آیات 1 تا 4

قریش کے مانوس کرنے کے سبب (1) (یعنی) ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب (2) لوگوں کو چاہئے کہ (اس نعمت کے شکر میں) اس گھر کے مالک کی عبادت کریں (3) جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے امن بخشا (4)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہؓ کے لال اے محبوبؐ سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے خُوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر محترمہ راحیلہ انور کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! محترمہ راحیلہ انور کی والدہ صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔میری گزارش ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعُا کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے ان کی مغفرت کے لئے دُعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے سیکرٹری اس وقت گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ سیکرٹری صاحب پانچ روزہ tour پر ہیں، وہ باقاعدہ چھٹی لے کر گئے ہیں، اس وقت گیلری میں سپیشل سیکرٹری موجود ہیں اور سوالات کے جوابات دینے کے لئے میں خود حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی مزید گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ اجلاس بالکل آخری مراحل کے اندر ہے جبکہ 99 فیصد ہماری تحاریک التوائے کار pending ہیں اس لئے ہمیں

تین دن اجلاس کرنے کی بجائے پورا ہفتہ اجلاس کرنا چاہئے تا کہ یہ سارا pending business take up ہو سکے۔

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ آج پہلا سوال جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔ جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 7927 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*7927: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سال 16-2015 میں کتنے عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ب) کتنے جعلی حکیموں اور عطائیوں کی دکانیں سیل کی گئی اور کہاں، کس کس کا چالان کیا اور کس کس کو کتنا کتنا جرمانہ کیا کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے؟

(ج) نیم حکیموں اور عطائیوں سے عوام الناس کو بچانے کے لئے حکومت مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سال 16-2015 میں کل 367 عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں سال 16-2015 میں کل 142 جعلی حکیموں اور عطائیوں کی دوکانیں سیل کی گئی۔ چالان اور جرمانہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز کل 37 جعلی حکیموں اور عطائیوں کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے۔

(ج) حکومت نے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت عطائیت کے خاتمہ کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کیا، جو کہ اس مقصد کے لئے پاکستان میں صحت کے شعبہ میں بنیادی انضباطی ڈھانچہ مہیا کرنے والا پہلا ادارہ ہے۔ کمیشن کا بنیادی مقصد پنجاب بھر میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے ہر قسم کے اداروں کے معیار کو بہتر بنانا اور عطائیت کے مکمل سدباب کے لئے اقدامات کرنا ہے۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے عطائیت کے خلاف باقاعدہ مہم کے آغاز سے قبل محکمہ صحت کی ٹیموں کی جانب سے پنجاب بھر میں 2015 کے وسط تک 1561 عطائیوں کے کلینکس کی بندش کی۔ کمیشن نے اپنے کام کا باقاعدہ آغاز کرتے ہوئے عطائیت کے مکمل خاتمہ کے لئے فیصلہ کن مہم کے آغاز کے لئے ایک جامع لائحہ عمل کے تحت مختصر، درمیانے اور لمبے عرصہ کے لئے مجوزہ اقدامات کی مکمل منصوبہ بندی کی۔

اس مہم کے آغاز میں عوام الناس اور طبی شعبہ کی بھرپور شمولیت کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عطائیت کے خطرے کے بارے میں آگاہی کا جامع پروگرام شروع کیا گیا تاکہ علاج کی غیر مستند، غیر محفوظ اور غیر معیاری فراہمی کے نقصانات کے بارے میں معلومات عوام الناس تک پہنچائی جائیں اور روک تھام کی جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کی خدمات مہیا کرنے والے مستند اداروں کو کمیشن کے ساتھ خود کو رجسٹر کرانے کی ترغیب بھی دی گئی۔

اس ضمن میں مستند معالجین اور عوام کو کمیشن کی مفت ہیلپ لائن کے ذریعے اور آن لائن عطائی حضرات کے بارے میں اطلاع دینے کی تحریک شروع کی گئی۔

مزید برآں صوبے کے مختلف شہروں میں میڈیا کے ساتھ راونڈ ٹیبل کانفرنس کا انعقاد بھی کیا گیا تاکہ مختلف سٹیک ہولڈرز کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا ہو سکے جہاں وہ عطائیت کی وجوہات

اور اس کے خاتمے کے لئے مختلف طریق کار پر غور کرکے مؤثر اور قابل عمل حکمت عملی مرتب کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کمیشن نے مختلف ٹی وی چینلز بشمول پاکستان ٹیلیویژن، ایکسپریس "نیوز"، جیو ٹی وی، اور روز ٹی وی پر انٹرویو، بات چیت، ٹاک شوز وغیرہ کے ذریعے عطائیت کے خلاف اس مہم کے اغراض و مقاصد، حکمت عملی، اور مثبت نتائج کے بارے میں عوام میں شعور اجاگر کیا۔

کمیشن غیر رجسٹرڈ اداروں کو قانونی دائرہ میں لانے اور غیر قانونی اداروں کے خلاف بھرپور انداز میں ضابطے کی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں عطائیوں کے مفادات کو شدید زک پہنچی ہے اور گزشتہ دو سالوں میں عطائیوں نے کمیشن کے خلاف لاتعداد مقدمات دائر کئے ہیں۔ ایسے ہی ایک مقدمہ میں عدالت عالیہ لاہور نے کمیشن کی جانب سے عطائی کلینک بند کرنے کے عمل کو روک دیا تھا جس کے نتیجے میں عطائیوں کی علاج گاہوں کی بندش کا عمل عارضی طور پر معطل ہوا تاہم کمیشن نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی جس کی سماعت کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے 14۔فروری 2017 کو کمیشن کی اپیل منظور کرلی جس کے نتیجے میں عطائیوں کی علاج گاہوں کو بند کرنے کا اختیار بحال ہوا۔ اب کمیشن بندش کے ساتھ ساتھ عطائی کلینکس کے معائنہ اور قانون کے تحت جرمانے کی سزا کا عمل جاری رکھتے ہوئے اس مہم میں تیزی لا رہا ہے تاکہ اس خطرناک کاروبار کو جڑ سے اکھاڑا جا سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ

"ضلع ننکانہ صاحب میں سال 16-2015 میں کتنے عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی؟"

اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ:

"ضلع ننکانہ صاحب میں سال 16-2015 میں کل 367 عطائیوں اور نیم حکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی۔"

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ نیم حکیم اور عطائی کون ہیں کہ جن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر کوئی ڈاکٹر PMDC سے رجسٹرڈ نہیں تو وہ quack ہے۔ اسی طرح اگر کوئی حکیم مستند طبیہ کالج سے رجسٹرڈ نہیں ہے تو definitely وہ بھی quack ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! ہمارے ضلع میں تقریباً 48 BHUs ہیں۔ وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں، سارا دن مریضوں کو ڈسپنسرز دیکھتے ہیں، ان کو انجکشن لگاتے ہیں اور وہی ادویات دیتے ہیں۔ جب یہی ڈسپنسرز part-time میں اپنی دُکانوں پر بیٹھتے ہیں تو پھر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ مریضوں کو انجکشن کیوں لگاتے ہو اور ان کو ادویات کیوں دیتے ہیں؟ یہ وہی ڈسپنسرز ہیں جو کہ سارا دن BHUs چلاتے ہیں لیکن جب یہ اپنی دکانوں پر وہی کام کرتے ہیں تو اُن کی دکانیں seal کر دی جاتی ہیں۔ یہ ڈسپنسرز BHUs میں تو ڈاکٹر تسلیم کئے جاتے ہیں لیکن جب باہر کام کرتے ہیں تو پھر یہ عطائی ہو جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تھوڑا سا ادب سے یہ عرض کروں گا کہ ایسا نہیں ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں 48 BHUs ہیں اور وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں اب صورتحال بہت تبدیل ہو گئی ہے اس کو kindly review کر لیں۔ یہ چند ماہ پرانی بات ضرور تھی اور دوسری بات یہ ہے کہ dispenser کے اپنے کچھ Rules and Regulations ہیں اُن کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اگر کوئی کام کرے گا تو وہ illegal نہیں ہو گا لیکن اپنے دائرہ کار سے تجاوز کرے گا تو definitely وہ کام illegal ہو گا جس طرح سے LHVs کو delivery کرنے کا اختیار ہے لیکن اگر وہ delivery کرتے وقت cesarean section case کریں گی تو definitely اُن کو وہ اختیار نہیں ہے تو جب وہ اپنے اختیار سے تجاوز کریں گے تو اُن کے خلاف کارروائی ضرور کی جائے گی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہ BHU's میں مریضوں کو چیک بھی کرتے ہیں، انہیں انجکشن بھی لگاتے ہیں اور اُن کو پوری اجازت ہے یا پھر اُن کو BHUs میں اجازت ہے اور باہر اجازت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ ان کے پاس اگر کوئی specific case ہے جس میں یہ ہوا ہے تو مجھے ضرور وہ کیس دیں میں اُس کو check کر لیتا ہوں لیکن routine یہی ہے کہ اُن کو جو اختیارات BHUs پر ہیں وہی اختیارات اُن کو باہر بھی ہو سکتے ہیں لیکن اگر وہ اپنے اختیارات سے تجاوز کرے گا تبھی اُس کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ ضلع ننکانہ صاحب میں BHUs ہیں اور کتنے BHUs میں ڈاکٹر تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر fresh question دے دیں میں ان کو detail provide کر دوں گا۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اس میں fresh question والی کون سی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس وقت position یہ ہے کہ پورے پنجاب میں 90 فیصد BHUs میں اب ڈاکٹر مکمل طور پر موجود ہیں اور صرف 10 فیصد رہ گئے ہیں وہ بھی ہم کوشش کر رہے ہیں انشاءاللہ ایک آدھ ماہ میں وہ ڈاکٹرز بھی آجائیں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں تو اپنے ضلع کی بات کر رہا ہوں میں پنجاب کی بات نہیں کر رہا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس حوالے سے میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 19۔جنوری 2018 کی خبر میں کہا گیا ہے کہ dispensers کو antibiotic prescribe کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے تو کیا حکومت نے یہ ٹھیک کام کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! وہ خبر غلط ہے ایسی کوئی اجازت نہیں دی گئی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگر وہ خبر غلط ہے تو پھر وزیر موصوف اُس خبر کے حوالے سے تردید لگوادیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8710 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔222 میں بی ایچ یوز سے متعلقہ تفصیلات

*8710: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں کتنے سول ہسپتال ان بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کے درمیان واقع ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا ان آر ایچ سی / بی ایچ یو میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز / ایم او تعینات ہیں مکمل تفصیل سے آر ایچ سی / بی ایچ یو وار ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں مزید ڈاکٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک کیا حکومت تمام BHU\RHCs واقع پی پی۔222 میں سٹاف، مطابق SNEs تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی۔222 میں دو رورل ہیلتھ سنٹر کمیر L-9/120 اور بڈھ ڈھکو L-9/120 ہیں اور گیارہ بنیادی مرکز صحت ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے مزید برآں ان کے درمیان کوئی سول ہسپتال نہ ہے۔

1۔	اسد اللہ پور	2۔	قطب شہانہ
3۔	58/GD	4۔	87/6.R
5۔	91/6-R	6۔	92/6-R
7۔	89/6-R	8۔	114/9-L
9۔	100/9-L	10۔	119/9L
11۔	94/9-L		

(ب) حلقہ پی پی۔222 میں تمام آر ایچ سیز، اور بی ایچ یوز پر ایم بی بی ایس ڈاکٹرز / ایم او تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔222 میں آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز پر SNEs کے مطابق ڈاکٹرز کی تمام اسامیاں پُر ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ دو RHCs اور گیارہ BHUs ہیں۔ میں نے سوال کیا تھا کہ ان کے درمیان کوئی سول ہسپتال موجود ہے تو محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان کے درمیان کوئی سول ہسپتال موجود نہیں ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ گیارہ BHUs کے ساتھ جو دو RHCs ہیں کیا یہ پورے علاقے کے لئے sufficient ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ایک reality ground ہوتی ہے اور ایک wishes ہوتی ہیں، wishes تو یہی ہیں کہ ہر چیز ہر جگہ موجود ہو، جو definitely نہیں ہے اس کو تسلیم کرنا چاہئے لیکن اپنے معروضی حالات کے مطابق اس وقت جو best of the best health care ہے وہ ساہیوال میں provide کی جا رہی ہے۔ ساہیوال میں ماشاءاللہ میڈیکل کالج بھی بن گیا ہے، وہاں کا ہسپتال بھی اپ گریڈ ہوا ہے۔ معزز ممبر کی خواہش بالکل جائز ہے ان کی خواہش کے مطابق انشاءاللہ اس بجٹ میں کوئی نہ کوئی ضرور خوشخبری دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر موصوف کی یہ بات کہ ہمیں facilities دی گئی ہیں اس پر میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر خواجہ عمران نذیر اور محکمہ صحت کا بھی شکر گزار ہوں کہ ساہیوال کو بہت کچھ دیا گیا ہے۔ قطب شہانہ سے ساہیوال 30 کلومیٹر ہے، اوکاڑہ کینٹ سے بھی ساہیوال 30 کلومیٹر ہے، ہڑپہ سے ساہیوال 28 کلومیٹر ہے اور کمیر سے ساہیوال 32 کلومیٹر ہے اس لئے یہ two RHCs sufficient نہیں ہیں۔ اس سارے علاقے کو cater کرنے کے لئے وزیر موصوف ہمارے RHC کو اپ گریڈیشن کرا دیں۔ وزیر اعلیٰ نے RHC 114/9-L and RHC 58/GD کی اپ گریڈیشن کے لئے approve کر دیا ہوا ہے تو وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اس پر عملدرآمد کرا دیں۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں میڈیکل سٹاف کی position کے حوالے سے پوچھا گیا تھا تو میں وزیر موصوف کی اس بات کو second کرتا ہوں جو انہوں نے پہلے بیان فرمایا ہے میں بڑا lucky ہوں کہ ساہیوال میں گیارہ BHUs ہیں اور سب پر MOs تعینات ہیں اس پر ہم وزیر موصوف کے شکر گزار ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ان کے محکمہ نے سوال کا غلط جواب دیا ہے۔ سوال میں پوچھا گیا تھا کہ SMOs تعینات ہیں انہوں نے جواب دیا ہے کہ تمام ہسپتالوں میں SMOs تعینات ہیں لیکن L-112/9 میں تین مہینے سے SMO نہیں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ سارا سٹاف پورا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! سوال کا جواب آنے تک کی تاریخ کا جواب دینا ہوتا ہے اور میں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ اسمبلی میں جو بھی بات آئے اُس میں ایک انچ کا بھی فرق نہ ہو تو میں معزز ممبر کے حکم پر آپ کی اجازت سے اپنے محکمہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ اس کی دوبارہ انکوائری کریں اگر ایسا ہوا ہے تو جس نے یہ جواب دیا ہے اُس کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں ہماری گزارش تھی کہ محکمہ SNE کے مطابق سٹاف تعینات کا ارادہ رکھتا ہے آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے میری humble submission ہے کہ SNE کے مطابق تمام اسامیوں کو کب تک پُر کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ابھی تو معزز ممبر نے الزام لگایا ہے اگر یہ الزام ثابت ہو گیا تو تمام اسامیاں پُر بھی کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8879 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ٹراما سنٹر کی تعداد اور عملہ کی ٹریننگ سے متعلقہ تفصیلات

*8879: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کتنے اضلاع میں ٹراما سنٹر موجود ہیں؟

(ب) کیا ان ٹراما سنٹر میں موجود عملے کی سپیشلائزڈ ٹریننگ کی جاتی ہے یا کوئی سپیشلائزڈ کوالیفکیشن ٹریننگ ہے؟

(ج) کیا حکومت ٹراما سنٹر کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر پنجاب کے زیر انتظام ہسپتالوں میں ٹراما سنٹر کی تعداد سات ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ٹراما سنٹر تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال تونسہ شریف
2. ٹراما سنٹر فتح پور، کروڑ لعل عیسن،
3. ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ،
4. ٹراما سنٹر مخدوم عالی، ڈنیاپور،
5. ٹراما سنٹر پھول نگر،
6. ٹراما سنٹر، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال جھنگ
7. ٹراما سنٹر حافظ آباد

(ب)

❖ ٹراما سنٹر میں موجود عملے کی سپیشلائزڈ ٹریننگ کی جاتی ہے اور تمام ڈاکٹرز اپنی فیلڈ میں سپیشلائزڈ کوالیفکیشن رکھتے ہیں۔

(ج) جی، نہیں! حکومت ٹراما سنٹر کی تعداد بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے کیونکہ پہلے سے قائم شدہ مراکز صحت کی بہتری حکومت کی اوّلین ترجیح ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ حکومت ٹراما سنٹرز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ میں تھوڑا سا data share کر کے ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ 2013 سے لے کر 2017 تک تقریباً دس لاکھ road accidents ریکارڈ پر موجود ہیں جس میں 13620 لوگوں کی زندگیاں چلی گئیں اور گیارہ لاکھ لوگ زخمی ہوئے۔ ان زخمیوں میں سے 71 فیصد لوگ جو تقریباً سات لاکھ کے قریب بنتے ہیں ان کو جب ہسپتال منتقل کیا گیا تو وہ unconscious condition unstable condition or میں

تھے۔ اس dataکی موجودگی میں کیا منسٹر صاحب یہ نہیں سمجھتے کہ ٹراما سنٹرز ہماری اشد ضرورت ہیں اور کیا یہ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہونا چاہئے؟ ہمارے ملک میں road accidents میں ہلاکتوں کی تعداد دہشتگردی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔ ٹراما سنٹرز نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ساری زندگی کے لئے معذور ہو جاتے ہیں اور کمانے والے بے کار ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ priorityوالا issueہے اور ٹراما سنٹرز ان کے ایجنڈے میں ہونے چاہئیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہاں ایوان میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ میری معزز بہن نے جو بھی باتیں کی ہیں میں ان کو second کرتا ہوں لیکن یہ جواب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے حوالے سے دیا گیا ہے۔ ٹراما سنٹر بنیادی طور پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی jurisdictionمیں ہے اور اس میں جو سٹاف تعینات کیا جاتا ہے وہ بھی specialist ہوتا ہے۔ ابتداء میں سات ٹراما سنٹرز بنا دیئے گئے تھے لیکن ٹراما سنٹرز مکمل طور پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی jurisdictionہے تو ایسا نہیں ہے کہ حکومت پنجاب ٹراما سنٹرز بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی صرف فرق اتنا سا ہے کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ٹراما سنٹرز نہیں بنائے گا بلکہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر والے خود اپنے ٹراما سنٹرز establishکریں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جواب میں تھوڑی سی confusion تھی اس لئے میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے جو بات کہی ہے اس کی اہمیت سے بالکل انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جتنے نئے ہسپتال بن رہے ہیں ان تمام میں ٹراما سنٹرز موجود ہیں۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر والے اپنی turn پر ضرور بتائیں گے کہ ان کا ایک مکمل پلان موجود ہے۔ آپ ان سے پوچھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ آپ کو ضرور بتائیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں میری تجویز یہ ہے کہ جو main highwaysخاص طور پر موٹروے اور جی ٹی روڈ وغیرہ پر ٹراما سنٹرز ہونے چاہئیں کیونکہ وہاں حادثات زیادہ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی تجویز بہت اچھی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کی تجویز بہت اچھی ہے۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے اس کو take up کیا ہوا ہے۔ آئندہ ADP میں بھی ان کے کافی projects موجود ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8999 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رائیونڈ ٹی ایچ کیو ہسپتال کی تعمیر کی لاگت اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

***8999: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال رائیونڈ (لاہور) کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی کب ختم ہونی تھی اس کا تخمینہ لاگت اور اس وقت تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے یہ ہسپتال کتنے بیڈز کا ہو گا؟

(ب) کیا اس ہسپتال کی ایمرجنسی میں مریضوں کا علاج ہوتا ہے؟

(ج) اس ہسپتال میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے جو ڈاکٹرز تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعمیر 14-2013 میں شروع ہوئی تھی اور سال 16-2015 میں ہسپتال کا کام منظوری کے مطابق پورا ہو گیا تھا۔ اس کی تعمیر پر 337.000 ملین مختص کئے گئے تھے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. کاٹن فیکٹری کی زمین پر ہسپتال کی تعمیر کی گئی فیکٹری کو رائیونڈ میں کہیں اور جگہ دی گئی اور کاٹن فیکٹری کی عمارت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے بنا کر دی۔ جس کی لاگت 72.709 ملین ہے۔

2. 212.297 ملین ہسپتال اور عملہ کی رہائش کے لئے
3. 31.192 ملین جراحی آلات کے لئے رکھے گئے۔ مزید برآں طیب اردگان ٹرسٹ کی درخواست پر ایک اضافی بلاک بنایا گیا اس کے بعد ہسپتال کے تعمیر کی لاگت بڑھ کر 542.797 ملین ہو گئی۔
1. اس میں 72.709 ملین کاٹن فیکٹری کے لئے
2. 438.896 ملین ہسپتال کی عمارت اور ملازمین کی رہائش کے لئے
3. 31.192 ملین آلات جراحی کے لئے شامل ہیں

خرچ کی تفصیلات

اس سکیم پر 461.236 ملین لاگت آئی ہے۔ جس میں بلڈنگ پر 430.044 ملین۔
جراحی کے آلات پر 31.192 ملین خرچ کئے گئے ہیں اور بقایا فنڈز بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں۔
تحصیل ہیڈ کوراٹر ہسپتال رائیونڈ کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ ہسپتال 100 بستروں پر مشتمل ہے اور مریضوں کو طبی سہولیات مہیا کر رہا ہے۔

(ب) اس ہسپتال کی ایمرجنسی میں مریضوں کا علاج 24 گھنٹے ہوتا ہے۔

(ج) اس ہسپتال کی مینجمنٹ کو مورخہ 3۔نومبر 2017 انڈس ہسپتال انتظامیہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

مذکورہ ہسپتال کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ملازمین کو چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کی ڈسپوزل پر بھیج دیا گیا ہے اور اب وہاں کوئی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا سٹاف کام نہ کر رہا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
موجودہ صورتحال میں انڈس ہسپتال نے اپنا سٹاف تعینات کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! طیب اردگان ٹرسٹ کی درخواست پر ایک اضافی بلاک اس ہسپتال میں بنایا گیا ہے اس کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز ٹرسٹ نے دیئے اور کتنے فنڈز پنجاب حکومت کے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!رائیونڈ ہسپتال کے ماڈل PPP model کی ایک نئی terminology ہے کہ جس میں ہم نے صرف مینجمنٹ outsource کی ہے۔ اس ہسپتال کی ملکیت ان کی نہیں ہے۔ ہم نے انڈس ہسپتال جو کراچی کا مشہور ادارہ ہے، وہ بڑے نیک لوگ ہیں اس کا نام طیب اردگان ٹرسٹ ہے لیکن وہ تمام پاکستانی لوگ ہیں۔ وہ پہلے ہی مظفر گڑھ میں ہسپتال چلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میری تمام ممبران اسمبلی کو دعوت ہے خاص طور پر لاہور سے تعلق رکھنے والے ممبران کو کہ آپ رائیونڈ، مناواں، سبزہ زار اور بیدیاں کے ہسپتالوں کا ضرور visit کریں۔ میں آپ کا visit facilitate کرنے کے لئے تیار ہوں تاکہ آپ کو اس ماڈل کی افادیت کا اندازہ ہو۔

جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ جو بھی فارمولا ہو جس کے آخر میں عوام beneficiaries ہوں اس فارمولا کو ہم سب کو بہر حال promote کرنا چاہئے۔ انہوں نے اس میں کوئی انوسٹمنٹ نہیں کی ہے۔ ہم نے صرف مینجمنٹ outsource کی ہے اور ایک بجٹ ان کو allocate کیا ہے۔ اس کے against ہم نے ان کے ساتھ معاہدہ کیا ہے کہ ہمیں آپ سے یہ facilities چاہئیں اور ہمارے یہ parameters ہیں۔ وہ اس کی مینجمنٹ کو دیکھ رہے ہیں otherwise وہ ہسپتال حکومت پنجاب کے پیسے سے بنا ہے اور حکومت پنجاب ہی کی ملکیت ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں یہ جاننا چاہوں گی کہ اس ہسپتال کا افتتاح کتنی دفعہ کیا گیا ہے اور کون کون سی سیاسی یا غیر سیاسی شخصیات نے افتتاح کیا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے جب بھی کوئی نیا یونٹ بنایا ہو گا تو اس کا افتتاح کیا گیا ہو گا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!اس ہسپتال میں بہت سی additions کی گئی ہیں جس میں 40 beds کا نیا بلاک بنایا گیا تھا اس کا افتتاح کیا گیا تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!مجھے سمجھ نہیں آئی۔ میں نے پوچھا تھا کہ اس ہسپتال کا کس نے افتتاح کیا ہے اور کتنی دفعہ افتتاح ہوا ہے؟ میرے علم میں ہے کہ اس ہسپتال کا افتتاح متعدد بار ہو چکا ہے۔ کیا ایک ہسپتال کا کئی دفعہ افتتاح ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ اس دفعہ جو افتتاح کیا گیا ہے وہ توسیعی منصوبے کا کیا گیا ہے۔ اس ہسپتال میں 40 beds کا اضافہ کیا گیا تھا، نیا بلاک بنایا گیا تھا اور بہت سی چیزیں شامل کی گئی ہیں۔ اس کی OPD نئی بنائی گئی ہے، نئی مشینری دی گئی ہے، بلڈ بنک کا بہترین سسٹم قائم کیا گیا ہے اور بجٹ میں extra allocations کی گئی ہیں۔ ان تمام چیزوں کی وجہ سے توسیعی منصوبے کا افتتاح ہوا ہے otherwise وہ ہسپتال پہلے ہی functional تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس ہسپتال میں اضافی بلاک بنایا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اضافی بلاک کتنے beds پر مشتمل ہے اور اضافے سے پہلے یہ ہسپتال کتنے beds پر مشتمل تھا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! 40 beds کا اضافہ کیا گیا ہے اور اب یہ ہسپتال 100 beds کا بن چکا ہے۔ اس کو total revamp کیا گیا ہے اور اس میں نیا OPD بلاک بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اب اس میں بلڈ سنٹر کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ اس کی lab بھی state of the art تیار کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ درجنوں additions کی گئی ہیں جس کے بعد توسیعی منصوبے کا افتتاح میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب نے کیا تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ہسپتال کا انتظام انڈس ہسپتال کو دیا ہے۔ یہ ہسپتال پنجاب حکومت کا ہسپتال ہے اور حکومت نے اس پر پیسا خرچ کیا ہے اس کے بعد اسے ایک پرائیویٹ ہسپتال کے سپرد کر دیا گیا ہے آخر اس کی وجوہات کیا ہیں اور کن شرائط پر یہ ہسپتال outsource کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے لیکن میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ انڈس ہسپتال ٹرسٹ ایک انتہائی معتبر نام ہے جو کراچی میں کام

کر رہا ہے۔ ان کے بہت سے فلاحی projects چل رہے ہیں۔ ان کے ساتھ joint venture اس sense میں کیا گیا ہے کہ انہیں پنجاب حکومت کے ہسپتال کی مینجمنٹ outsource کی گئی ہے۔ وہ مینجمنٹ run کر رہے ہیں، ڈاکٹر لائے ہیں، HR لے کر آئے ہیں اور انہوں نے بہت سی چیزیں اس میں add on کی ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ quality parameters بھی design ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا agreement ہوا ہے جس کے تحت quality parameters کی باقاعدہ checking کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں خود محکمہ کے سیکرٹری اور چیف ایگزیکٹو آفیسر لاہور بھی انڈس کے زیر انتظام ہسپتالوں کا visit کرتے ہیں۔ الحمدللہ ابھی تک یہ ماڈل بڑا successful ہے۔ ہماری طرف سے صرف یہ کوشش کی گئی ہے کہ کسی ایک اور ماڈل کو بھی try کر کے دیکھا جائے کیونکہ اس وقت پنجاب اور پورے پاکستان میں صحت کے مسائل بہت گھمبیر ہیں۔ ان مسائل کو مختلف multi sectorial approaches adopt کر کے redress کیا جائے گا۔ تمام مسائل کو سرکار کبھی بھی اکیلے حل نہیں کر سکتی جب تک کہ پرائیویٹ سیکٹر اس کے ہاتھ سے ہاتھ نہ ملائے۔ یہ مل کر کام کرنے کا ایک نمونہ پیش کیا گیا ہے کہ یہ ہمارا ملک، ہمارا صوبہ اور ہمارا شہر ہے تو ہم سب مل کر اس پر کام کریں گے تو لوگوں کی فلاح و بہبود ہو گی۔

جناب سپیکر: شاباش۔ جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے چار ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے حیرت اس بات کی ہے ہماری پنجاب حکومت ہیلتھ کے حوالے سے اتنی serious ہے جیسا کہ ہم کو ایوان میں بتایا جاتا ہے کہ ہیلتھ کے حوالے سے بہت seriousness ہے اور اس پر بہت کام ہو رہا ہے تو پھر role model set کرنے کی ضرورت کیوں آتی ہے، کیا سرکاری ہسپتال اپنی حکومت اور اپنی authorities پر انحصار ہی نہیں کر سکتا جو اس کو کسی پرائیویٹ ہسپتال کے حوالے کیا جاتا ہے تو یہ ہم کس قسم کا role model set کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ!وہ آپ کو اس حیرت کے بارے میں بتادیتے ہیں۔منسٹر صاحب!آپ ایسے کام کرتے ہیں کہ سب کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں یہ کیابات ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!میں دوبارہ عرض کروں گا کہ میری اراکین پارلیمنٹ اور بالخصوص اپوزیشن ممبران کو دعوت ہے کہ اگر آپ اس role model کے بارے میں field visit اور مزید انفارمیشن چاہتے ہیں تو میں آپ کا field visit facilitate کرنے اور کمپنی کرنے کو تیار ہوں۔آپ خود آئیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں وہاں سوال جواب کریں تو آپ کو انشاءاللہ خوشی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی،مہربانی۔اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔جی،محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر!سوال نمبر 9034ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:واہگہ ٹاؤن میں سرکاری ہسپتالوں کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*9034: **محترمہ نگہت شیخ:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور جی ٹی روڈ کواپ سٹور (شازو لیبارٹری) سے لے کر واہگہ بارڈر تک کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی ٹی روڈ پر 90 کنال اراضی ہے جس کو محکمہ صحت نے ہسپتال بنانے کی غرض سے اس کی فزیبلٹی رپورٹ بنا کر محکمہ ریونیو کو دے دی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ریونیو نے اس فزیبلٹی رپورٹ پر کام بھی مکمل کر لیا ہے مگر نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ فائل دبائی جارہی ہے؟

(د) کیا حکومت متذکرہ جگہ پر سرکاری ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ جی ٹی روڈ کپ سٹور شازو لیبارٹری سے واہگہ تک کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے۔ بلکہ ایک آئی اینڈ گائنی ہسپتال سوامی نگر 24 گھنٹے چل رہا ہے اور 48 کنال 14 مرلہ پر 100 بیڈ پر مشتمل مناواں ہسپتال بھی بنا دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ 36 کنال 17 مرلہ پر 100 بستروں پر مشتمل ہسپتال بنانے کا ارادہ ہے۔

(ب) 48 کنال 14 مرلہ پر 100 بیڈ پر مشتمل ہسپتال بن گیا ہے اور طیب اردگان ٹرسٹ کے زیر انتظام چل رہا ہے اور اس کی زمین پہلے سے ہی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ریونیو نے مناواں ہسپتال کی جگہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام کرنے کا کام کر لیا ہے حکومت 36 کنال 17 مرلہ ڈرائی آئس کریم فیکٹری کی جگہ پر ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن وزارت اطلاعات نے یہ جگہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

محکمہ صحت نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو مراسلہ بھیجا ہے کہ وہ متبادل جگہ کی نشاندہی کر کے بتائیں تاکہ جلد از جلد ہسپتال کی تعمیر شروع ہو سکے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت مذکورہ جگہ پر سرکاری ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ایک آئی اینڈ گائنی ہسپتال سوامی نگر میں چوبیس گھنٹے چل رہا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ہسپتال میں کتنے بیڈز کی capacity ہے، کیا یہ بیڈز وہاں کی آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں اور وہاں پر کتنے گائناکالوجسٹ ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں، بتادیں کہ وہاں آبادی کے لحاظ سے یہ بیڈز کافی ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے محترمہ کے سوال سے پہلے بھی ایک بات کی تھی کہ ایک ground reality اور ایک wish list ہوتی ہے۔ Wish list ہم سب کی یہی ہے کہ ہر شخص کو اس کے doorstep پر بہترین سے بہترین علاج معالجے کی سہولیات میسر آئیں جو کہ نہیں ہیں اور یہ idealism والی بات ہے کیونکہ ہم third world country ہیں۔ ہمارے ملک میں ابھی اس طرح سے سہولیات نہیں لیکن ہم اس کو مسلسل بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سوامی نگر ہسپتال کی مکمل revamping کی گئی ہے اور اس میں بہت ساری چیزیں add on کی گئی ہیں۔ یونین کونسل نمبر 37 میں ایک نیا ہسپتال بنایا جا رہا ہے جو کہ اس کے بالکل قریب ہے اور اس ہسپتال کا انشاءاللہ اگلے ماہ افتتاح کر دیا جائے گا۔ اس ہسپتال کی تمام procurement مکمل کی جا چکی ہے، ہم اس کی تمام مشینری اور دوسری چیزیں پہنچا رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی آگے 100 بیڈز کا مناواں ہسپتال بنایا گیا ہے۔ الحمدللہ اس پوری پٹی میں دو نئے ہسپتال add on کئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سوامی نگر ہسپتال کو مکمل revamp کیا جا رہا ہے، انشاءاللہ ان تینوں joint collaborations کے بعد اللہ کے فضل سے اس علاقے کے اور اس پٹی کے لوگوں کو ہیلتھ کی بہترین سہولیات ان کے doorstep پر میسر ہوں گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے تو یہ سوال ہی نہیں کیا تھا۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ اس ہسپتال کی capacity اور وہاں پر کتنے گائناکالوجسٹ ہیں ان کا بتا دیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو HR کی detail چاہئے تھی تو ان کو یہ چیز سوال میں add کرنی چاہئے تھی۔ میں یہاں زبانی کس طرح بتا سکتا ہوں کہ اس ہسپتال میں کتنے گائناکالوجسٹ ہیں؟ میں انسان ہی ہوں کوئی مشین یا کمپیوٹر نہیں ہوں لہذا یہ fresh question کر دیں میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی موجود نہیں ہیں ورنہ کوئی پرچی اس طرف سے آ جاتی تھی۔ یہ میرا fresh question نہیں بنتا یہ تو اس سے متعلق سوال بنتا ہے جب آپ

جواب دے رہے ہیں کہ وہاں ہسپتال میں گائنی کا شعبہ موجود ہے تو آپ مجھے بتادیں کہ وہاں پر کتنے ڈاکٹرز ہیں میرے خیال میں یہ کوئی fresh question نہیں بنتا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی درستی کے لئے بتادوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس دن سے میں منسٹر بنا ہوں ادھر سے کوئی پرچی نہیں آئی اور میں پرچیوں والا منسٹر بھی نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کس ہسپتال میں HR کی کیا detail ہے تو یہ بالکل fresh question بنتا ہے۔ کیا کوئی شخص HR کی detail بتا سکتا کہ پورے پنجاب میں جو 12 کروڑ کا ہیلتھ سیکٹر ہے اس کے کس صوبے کے کس ضلع کے کس ہسپتال میں HR کی یہ detail ہے؟ اگر انہیں اتنا interest تھا تو انہیں سوال میں mention کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ! کیا آپ کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ مجھے سوال میں یہ بات پوچھنی چاہئے تھی کہ وہاں ہسپتال میں کتنے گائناکالوجسٹ ہیں؟ یہ انہوں نے میرے سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ وہاں پر آئی اینڈ گائنی ہسپتال موجود ہے جبکہ مجھے تو یہ پتا ہے کہ وہاں پر کوئی سرکاری ہسپتال موجود نہیں ہے۔ میں تو ان کے جواب دینے پر سوال کر رہی ہوں تو مجھے ان کے جواب کا پہلے ہی سے کیسے پتا ہو سکتا تھا ورنہ میں پہلے ہی اپنا question put کروا دیتی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کیا پوچھنا چاہتی ہیں آپ اس کے بارے میں دوبارہ بتادیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کیونکہ یہاں روزانہ کی بنیاد پر ماشاءاللہ سوالات آتے ہیں۔ یہاں پر سوال پوچھا جاتا ہے کہ اس کی HR کی detail فراہم کی جائے اب definitely ان کو خود پتا نہیں تھا کہ وہاں پر ہسپتال ہے لہٰذا مجھے بھی یہ نہیں پتا تھا کہ میرے جواب دینے پر انہوں نے آگے سے یہ سوال کرنا ہے ورنہ میں اس کی تفصیل لے کر آتا۔ اگر یہ کہہ رہی ہیں تو ہم انشاءاللہ ان کو اسمبلی اجلاس کے فوراً بعد HR کی detail فراہم کر دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے جو تفصیل اس وقت provide کی گئی ہے میں نے تو اس کی بھی تفصیل نہیں مانگی تھی اور میں بھی کوئی پہلی مرتبہ سوال نہیں پوچھ رہی لہٰذا مجھے بھی پتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی ڈیوٹی ہے کہ سوال سے related تمام تفصیلات provide کرے یہ ممبر کا کام نہیں ہوتا۔ اگر ڈیپارٹمنٹ ایسا نہیں کر رہا تو یہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور آپ ممبر پر ڈال رہے ہیں کہ وہ سوال کرے۔ مجھے جب سپلیمنٹری جواب ابھی پتا چل رہا ہے تو اس کا سوال پہلے کیسے جمع کروا سکتی تھی، جز (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تو یہ مجھے بتادیں کہ یہ انہوں نے کب سے ارادہ بنایا ہوا ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ اس کے قریب یونین کونسل نمبر 37 میں ایک نیا ہسپتال بنا دیا گیا ہے۔ یقیناً جب یہ سوال کیا گیا ہو گا اور اس کا جواب آیا ہو گا تو یہ پرانی بات ہے لیکن اب وہ ہسپتال اگلے ماہ functional کر دیا جائے گا اور اس کا تمام سامان، مشینری اور equipments procuring process میں ہیں اور almost procure کر لیا گیا ہے۔ اسی پٹی میں آگے مناواں ہسپتال hundred beds state of the art کا functional کر دیا گیا ہے لہٰذا اس پوری پٹی میں اب ہیلتھ کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی کمی یا پریشانی اللہ کے فضل سے نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ منسٹر صاحب!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے ایک اور ضمنی سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر کام ہو رہا ہے جبکہ سوال کے جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے کوئی زمین ٹرانسفر نہیں کی ہے اور انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ نے زمین ٹرانسفر کرنے سے انکار کر دیا ہے تو پھر یہ ہسپتال کدھر بن رہا ہے؟ آپ جز (ج) کا جواب پڑھ لیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ بات جز(ب اور ج) میں mix کی گئی ہے۔ یہ زمین مناواں ہسپتال بنانے کے لئے مانگی گئی تھی تو مناواں ہسپتال دوسری زمین پر already بن چکا ہے اور functional ہے اس لئے میرا نہیں خیال کہ اب اس میں کوئی بات رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، جی ٹھیک ہے اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! تو پھر یہ جواب میں کیوں لکھا گیا ہے آپ میرے سوال کا جز(ج) پڑھیں جس میں پوچھا گیا تھا کہ یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ریونیو نے مناواں ہسپتال کی جگہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام کرنے کا کام کر لیا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جگہ نام ہونے اور ہسپتال بننا یہ دو متضاد باتیں ہیں لہٰذا میں نے ہسپتال بننے کا ذکر کیا ہے کہ وہاں پر ہسپتال بن چکا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9380 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب عبدالقدیر علوی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں میڈیسن سٹور کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9380: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری ہسپتالوں کے نقشہ جات بناتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ اس میں صحت و علاج کی سہولیات کے ساتھ ساتھ علاقائی اور زمینی حقائق کے تمام تقاضے پورے کئے جائیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ میں بننے والے سرکاری ہسپتالوں میں خرید کی جانے والی ادویات رکھنے اور درجہ حرارت مناسب حد تک رکھنے capacity کے حامل سٹور موجود ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ 250 بیڈ کا ہسپتال ہے اور اس میں ادویات سٹور کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق سہولت دستیاب نہیں ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ضرورت کے مطابق ائر کنڈیشنڈ سٹور نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی قیمتی ادویات ڈاکٹرز کے لئے تعمیر کردہ رہائش گاہوں اور حال ہی میں تعمیر کردہ پرائیویٹ وارڈ کے کمروں میں ذخیرہ کی گئی ہیں اور مذکورہ بالا جگہوں پر ائر کنڈیشنر نہ ہونے کی وجہ سے ادویات کی اثر پذیری انتہائی کم ہو جاتی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ وارڈ کے کمروں میں ادویات سٹور کرنے کی وجہ سے یہ کمرے جس مقصد کے لئے تعمیر کئے گئے تھے اس کے لئے استعمال میں نہیں لایا جاسکا؟

(و) کیا محکمہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ضروریات کے مطابق ائر کنڈیشنڈ میڈیسن سٹور بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تمام ہسپتالوں کے نقشہ جات بناتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ اس میں صحت و علاج کی سہولیات کے ساتھ ساتھ علاقائی اور زمینی حقائق کو مد نظر رکھا جائے۔

(الف) PC-1 بناتے وقت زمینی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جہاں ہسپتال بنانا ہے وہ علاقہ سیلابی / آفت زدہ تو نہیں۔

(ب) اس بات کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں سڑک، بجلی، اور تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں اور علاقہ کی آبادی کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں! تمام سرکاری ہسپتالوں میں خریدی ہوئی ادویات کو مناسب درجہ حرارت پر رکھنے کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(الف) ادویات کو محفوظ رکھنے کے لئے میڈیسن سٹور موجود ہیں

(ب) ادویات کے سٹور میں ٹمپریچر کو برقرار رکھنے کے لئے اگزاسٹ لگے ہوئے ہیں۔

(پ) ٹمپریچر کو مانیٹر کرنے کے لئے تھرمامیٹر نصب ہیں جن کو باقاعدہ ہر روز چیک کیا جاتا ہے۔

(ت) ادویات کو سٹور میں مناسب جگہ پر رکھنے کے لئے آئرن ریکس اور پائنس بھی موجود ہیں اور روشنی کا بھی مناسب انتظام موجود ہے

(ج) یہ بات درست ہے کہ ادویات کو سٹور کرنے کے لئے مناسب capacity کا سٹور موجود نہیں ہے۔ ریویمپنگ پروگرام کے تحت تزئین و آرائش کا کام جاری ہے اور جب کام ختم ہو گا تو تمام ادویات کو سٹور میں منتقل کر دیا جائے گا۔

مزید برآں درجہ حرارت کو مناسب حد تک رکھنے کے لئے تمام سہولیات یعنی اے سی اور فریج دونوں میسر ہیں۔

(د) جی ہاں! ریویمپنگ کی وجہ سے ادویات کو سٹور کرنے کا مسئلہ عارضی طور پر درپیش ہے اور یہ کام مکمل ہونے کے بعد تمام ادویات ایک جگہ پر منتقل کر دی جائیں گی۔ ادویات کو مناسب درجہ حرارت پر رکھنے کے لئے ضرورت کے مطابق ائر کنڈیشنز اور فارماسیوٹیکل ریفریجریٹر موجود ہیں تاکہ ان کی اثر پذیری مکمل طور پر برقرار رہے۔

(ہ) جی ہاں! پرائیویٹ وارڈ کے کمروں میں ادویات سٹور کرنے کی وجہ سے ان کمروں کو جس مقصد کے لئے تعمیر کیا گیا تھا اس کے لئے استعمال میں نہیں لایا جاسکا۔ ریویمپنگ پروگرام ختم ہونے کے بعد پرائیویٹ کمروں کو ان کے اصل مقصد کے مطابق استعمال میں لایا جاسکے گا۔

(و) جی ہاں! محکمہ نے ریویمپنگ پروگرام کے تحت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ضروریات کے مطابق ائر کنڈیشنڈ میڈیسن سٹور بنانے کا ارادہ کیا ہوا ہے جس پر تیزی سے کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ PC-1 بناتے وقت زمینی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جہاں ہسپتال بنانا ہے وہ علاقہ سیلابی / آفت زدہ تو نہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! وہ ساری باتوں کا خیال رکھتے ہیں اور انہوں نے سب کچھ تو کروا دیا ہے لہذا اب آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں، بتائیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے مشاہدے کے مطابق اور ویسے بھی منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ زمینی حقائق اور ہوتے ہیں اور کتابی باتیں اور ہوتی ہیں۔ زمینی حقائق یہ ہیں کہ میرے حلقے کے آفت زدہ اور سیلابی علاقے میں سیدن شاہ ڈسپنسری تھی جو کہ دریا بُرد ہو گئی اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ قطب شہانہ کا BHU بھی آج دریا بُرد ہونے کے قریب ہے۔ Abandoned area میں اسد اللہ پور کا ایک BHU ہے اسی طرح 112/9-L میں چار بجے کے بعد کوئی مریض ہی نہیں جاتا اور وہاں پر دوائیاں ویسے ہی پڑی ہوئی ہیں تو کیا یہ اپنی policy review کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! جہاں پر کوئی نشاندہی ہوئی ہے اس کے مطابق کام کیا گیا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ پہلے یہ BHUs non-functional تھے۔ جب کسی مرض کا علاج کرنا مقصود ہو تو پہلے اس کی proper تشخیص کی جاتی ہے تو یہ بات ہمیں تسلیم کر لینی چاہئے کہ جن جگہوں پر BHUs بنائے گئے تھے وہ majority میں مناسب جگہیں نہیں تھیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں دینے والے کی نیت پر شک تو نہیں کرتا لیکن بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی دُور دراز زمین اس لئے عطیہ کر دی کہ سرکار یہاں پر سڑک لے کر آئے گی، سوئی گیس بھی لے کر آئے گی اور نلکا بھی لے کر آئے گی جس سے میری ارد گرد کی زمین ٹھیک ہو جائے گی۔ اس کی زمین کو ٹھیک کرتے کرتے ہمارا سب کا حال خراب ہو گیا۔ اب BHU کی پالیسی پر وقتی طور پر ban اس لئے لگایا گیا ہے کہ اس پالیسی کو review کرنے کی ضرورت ہے اور انشاء اللہ ہم اس کو review کر رہے ہیں۔ جب نیا add BHU کریں گے تو اس کے لئے باقاعدہ proper study بھی ہوا کرے گی اور ہم اُس کا مکمل mechanism system design کر چکے ہیں۔ اب تمام ہسپتالوں کو بنانے کے لئے special design and special feasibility ہوا کرے گی اور جس طرح ماضی میں اس کو روٹین میں لیا جاتا رہا ہے اب انشاء اللہ اس طرح سے نہیں لیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو on the floor of the House appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے زمینی حقائق کو admit کیا ہے اور میں آپ کے توسط سے امید رکھتا ہوں کہ alternate proposals پر بھی یہ focus کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، بس کریں۔ آپ کی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو سوال شروع ہوا ہے اور پہلا ضمنی سوال کیا ہے۔ ہمارے ضمنی سوال پتا نہیں غلط ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! دوسرے ممبران کے سوالات ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو پہلا ضمنی سوال ہوا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو بند کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا جواب مکمل آگیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو جز (الف) کا پہلا ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ سارا اسی کے اندر جواب ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ادویات کو محفوظ رکھنے کے لئے میڈیسن سٹور موجود ہیں جبکہ جز (ج) میں محکمہ خود ہی کہہ رہا ہے کہ یہ بات درست ہے کہ ادویات کو سٹور کرنے کے لئے مناسب capacity کا سٹور موجود نہیں ہے تو پھر کس جواب کو درست سمجھا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! چونکہ یہ دو علیحدہ علیحدہ جزو تھے اور دونوں جگہوں پر الگ بات mention کی گئی ہے۔ ایک بات overall کی گئی ہے کہ کیا overall مناسب سٹور موجود ہیں اور اس کے درجہ حرارت کی بات کی گئی ہے کہ مناسب درجہ حرارت میں رکھنے کی سہولت موجود ہے تو definitely زیادہ تر ہسپتالوں میں یہ سہولت بالکل موجود ہے اور اکا دکا جگہوں پر یہ سہولت ناکافی ہو چکی ہے۔ ہمارا جو revamping کا سسٹم چل رہا ہے جو انشاء اللہ اپریل کے آخر یا مئی کے شروع میں پہلے 40 ہسپتالوں کا فیز مکمل ہو جائے گا، revamping کے مکمل ہونے

کے بعد وہی ہسپتال جو پرانے ہوا کرتے تھے وہ state of the art ہسپتالوں میں انشاءاللہ convert ہوں گے اور بہت سارے ممبران اسمبلی کو پتا ہے کہ اُن کے اپنے اضلاع میں ہسپتالوں کی revamping کا عمل جاری ہے۔ اس کے علاوہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ہسپتال کے متعلق کہا گیا ہے تو میں یہاں پر خصوصی طور پر جناب امجد علی جاوید کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ یہ اتنا interest لیتے ہیں بلکہ انہوں نے متعدد بار ہمیں بہت ساری ایسی تجاویز دیں جن کی تجاویز پر ہی ہم نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتال کی تمام چیزوں کو revamp کرنا شروع کیا اور آج ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ہسپتال اللہ کے فضل سے کافی حد تک ایک change ہسپتال ہے۔ اب ہم ہر ہسپتال میں نہ صرف پوری cold chain maintain کرنے کا انتظام کر رہے ہیں بلکہ ہم نے دو state of the art بہت بڑے بڑے کولڈ سٹور تج بنائے ہیں جن میں انٹرنیشنل سٹینڈرز کے مطابق میڈیسن اور cold chain والی میڈیسن کو سٹور کرنے کا ایک نظام موجود ہے جس کا پچھلے دنوں ملتان میں چیف منسٹر نے خود visit بھی کیا۔ اس کے معرض وجود میں آ جانے کے بعد محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ادویات کی جو procurement کی ہے وہ سنٹرل کی ہے اور ہمارا سپلائی سسٹم ایک نجی کوریئر کمپنی کے ذریعے سنٹرل سپلائی سسٹم میں convert ہو چکا ہے لہٰذا اب ہم ہر ہسپتال کو اس کی ضروریات اور demand کے مطابق سنٹرل سپلائی سسٹم سے ادویات پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ چند ماہ کے بعد جب یہ سسٹم مکمل ہو جائے گا تو پنجاب میں ایک بہترین اور بدلا ہوا نظام دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو ایک ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: .Please have your seat بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس وجہ سے ضمنی سوال کیا گیا ہے اس کے متعلق ابھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جہاں پر سٹورز موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اتنا اہم سوال ہے اس پر مجھے بات کرنے دیں۔ ایک آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، صرف آپ کا سوال ہی اہم نہیں ہے بلکہ سب ممبران کے اہم سوالات ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ باجوہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9438 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سانگلہ ہل ٹی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ، وارڈز اور سرکاری کوارٹر سے متعلقہ تفصیلات

*9438: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال سانگلہ ہل کتنے رقبہ اور کتنے بیڈ پر مشتمل ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو سانگلہ ہل کی بلڈنگ پر کل کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) اس ہسپتال میں کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور حکومت ان کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس ہسپتال کا ایمرجنسی وارڈز کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور بلڈنگ کے کون سے حصہ میں بنائی گئی ہے؟

(ہ) اس ہسپتال میں کتنے سرکاری کوارٹر اور کتنی سرکاری رہائش گاہ کس کس کے استعمال میں ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سانگلہ ہل 74 بیڈ پر مشتمل ہے اور اس کا کل رقبہ 72 کنال ہے۔ یہ ہسپتال مورخہ 2012-07-01 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 90,000,000 روپے ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کی منظور شدہ سیٹوں کی تعداد 129 ہے اور ان میں سے 91 سیٹیں پُر ہو چکی ہیں اور 38 سیٹیں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی پنجاب بھر میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن ارسال کر دی ہے جس پر کمیشن کی جانب سے ڈاکٹرز کے انٹرویو کا کام بھی مکمل کر لیا گیا ہے۔ محکمہ کو کمیشن کی جانب سے کامیاب امیدواروں کی لسٹ کا انتظار ہے۔ لسٹ ملتے ہی ڈاکٹرز کو تمام خالی اسامیوں پر تعینات کر دیا جائے گا۔

(د) ہسپتال ہذا میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی مخصوص بلڈنگ نہ بنائی گئی ہے۔ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ ہسپتال میں موجود پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کی بلڈنگ میں چلایا جا رہا ہے۔ اس بلڈنگ کے آٹھ کمرے ہیں۔ یہ بلڈنگ ریلوے سٹیشن سائیڈ پر واقع ہے۔

(ہ) ہسپتال ہذا کی نئی سٹاف کالونی میں 15 رہائشیں ہیں اور ان تمام رہائشوں میں سٹاف رہائش پذیر ہے اور کوئی رہائش خالی نہ ہے۔ اسی طرح پرانی سٹاف کالونی میں 17 رہائشیں ہیں جن میں سے 9 میں سٹاف رہائش پذیر ہے اور 8 رہائشیں خالی ہیں اور یہ رہنے کے قابل نہ ہیں۔ ہسپتال ہذا کی نئی اور پرانی سٹاف کالونی کی رہائش گاہوں اور ان میں رہائش پذیر سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ اس ہسپتال میں کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور حکومت ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں بھی لکھا ہوا ہے کہ پبلک سروس کمیشن سے process complete ہو چکا ہے۔ ہم میرٹ لسٹ کا انتظار کر رہے ہیں تو جیسے ہی میرٹ لسٹ آتی ہے جس پر میرے خیال میں انشاء اللہ ایک آدھ ہفتے سے زیادہ نہیں لگے گا تو ہم تمام ڈاکٹروں کو appoint کرنے کا سلسلہ شروع کر دیں گے۔ ان کے ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹر پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! ہمارے وہاں پر APMO سات تھے لیکن اب ایک ہی ہے باقی چھ اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں اور پورے ہسپتال میں سرجن کوئی بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہیڈ نرس نہیں ہے، میڈیکل آفیسر کی آٹھ سیٹیں جن میں سے دو خالی پڑی ہیں اور تقریباً ایسی 30 سیٹیں خالی ہیں۔ ایک سال پہلے بھی یہی جواب تھا، اب اس سوال کو پانچ مہینے ہو گئے ہیں لیکن اب بھی یہی جواب ہے۔ منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو یہ کوئی ٹائم فریم دے دیں کہ ٹی ایچ کیو سانگلہ ہل میں کب تک ان اسامیوں کو پُر کر دیں گے؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کا چونکہ ایک lengthy process ہوتا ہے جس کو مکمل ہوتے ہوئے وقت لگتا ہے۔ اس میں بھی یہی وجہ ہے کہ اس میں وقت لگا ہے کیونکہ ایک امتحان ہوتا ہے تو اس کا دو چار ماہ بعد result آجاتا ہے مجھے توقع ہے کہ ایک آدھ ہفتے میں اس کا result آجائے گا لہٰذا ابھی جیسے ہی کامیاب امیدواروں کی لسٹ وہ جاری کرتے ہیں تو یہ fill ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں ان کو assure کرتا ہوں کہ ان کے ہسپتال میں جو ڈاکٹر depute کرنے ہیں وہ ہم انشاءاللہ priority پر کریں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ اس کا کوئی ٹائم فریم دے دیں بے شک ایک مہینے بعد کا ہی ٹائم دے دیں کیونکہ پانچ مہینے پہلے سے یہ لسٹ وہاں پر پڑی ہوئی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ within a month وہاں پر اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہاں پر گائنی ڈاکٹر بھی نہیں ہے۔ چند دن پہلے وہاں ایک واقعہ ہوا ہے جو آپ کے نوٹس میں ہو گا کہ ایک ندیم نامی عورت وہاں پر گئی جس کا بچہ پیٹ میں ہی ضائع ہو گیا

اور بعد میں ڈاکٹروں نے اپنی جان چھڑانے کے لئے فیصل آباد refer کر دیا۔ انہوں نے وہاں پر زچہ کی بڑی مشکل سے جان بچائی ہے۔ وہاں پر آپ نے جو ایم ایس تعینات کیا ہوا ہے وہ مقامی ہے جس کا اپنا ہسپتال ہے جس کی وجہ سے اس کی دلچسپی سرکاری ہسپتال سے کم اور اپنے ہسپتال سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ اس کا نوٹس لیں جس کا لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ یہ ہمارا مسئلہ ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جو بات point out کی گئی ہے تو میں صرف ایوان کی انفارمیشن کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے ہم نے ایک Complaint Management System ڈیزائن کیا ہے۔ آج سے ایک ماہ پہلے اس سسٹم پر مجھے کچھ کیس رپورٹ ہوئے تھے جس میں ڈاکٹروں نے پرائیویٹ طور پر مریضوں کو اپنے کلینک اور ہسپتالوں میں refer کیا تھا۔ ان میں سے پانچ ڈاکٹروں کے خلاف سنگین کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایوان کو اور اپنے بھائی کو بھی assure کرتا ہوں کہ اگر ایسی صورتحال ہے تو اس کا action لیا جائے گا اور within a week اس سے آگاہ بھی کیا جائے گا۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا ہے کہ ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور بلڈنگ کے کون سے حصہ میں بنائی گئی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! صرف دو ضمنی سوال ہونے چاہئیں لیکن چھ چھ ضمنی سوال ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اب کیا کر سکتے ہیں؟ انہوں نے اپنے سوال تو کرنے ہیں بہرحال ٹھیک ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جواب دیا گیا ہے کہ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی مخصوص بلڈنگ نہ بنائی گئی ہے۔ کیا منسٹر صاحب اس کی وجہ بتا سکتے ہیں کہ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کے لئے مخصوص بلڈنگ کیوں نہیں بنائی گئی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بالکل معزز ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے rightly point out کیا ہے۔ وہاں مخصوص بلڈنگ نہیں تھی لیکن ایمرجنسی already کام کر رہی ہے لیکن پھر بھی ایمرجنسی کے لئے مخصوص بلڈنگ ہونی چاہئے۔ جب میں نے ان کا سوال پڑھا تھا تو اسی وقت ہی ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں لہٰذا اس بلڈنگ کو ہم اس ADP میں ڈالتے ہیں اور انشاءاللہ بلڈنگ ضرور بنا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! اب بس کریں کیونکہ آگے بھی کافی سوال ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! انہوں نے 74 بیڈ کا یہ ہسپتال بنایا ہے جس کی 72 کنال اراضی ہے اور اس پر 9 کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے لیکن پھر بھی پاپولیشن ویلفیئر کی بلڈنگ پر ایمرجنسی کے لئے قبضہ کیا ہوا ہے۔ مجھے یہ بتا دیں کہ پاپولیشن ویلفیئر کی بلڈنگ کب تک خالی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ بیچارے باہر دھکے کھا رہے ہیں اور کیا اُس وقت ضروری نہیں تھا کہ بلڈنگ کے ساتھ ایمرجنسی کے لئے بھی بلڈنگ بنا دی جاتی؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس پر کیا کہہ سکتا ہوں لیکن اُس وقت کے لوگوں سے ضرور پوچھا جانا چاہئے۔ میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے صحیح بات point out کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جیسے ہی جواب پڑھا تھا تو میں نے ان کے کہے بغیر ہی ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت دے دی تھی کہ اس پر فوری طور پر کام شروع کیا جائے اور اس کو اپنی سکیم میں شامل کر کے جتنی جلدی ہو مکمل کیا جائے۔ اس پر already direction دے دی ہے بہرحال میں معزز ممبر سے یہ درخواست کروں گا کہ مجھے یہ دو دن کا وقت دیں تو میں باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ سے بات کر کے اِن کو timeline دوں گا کہ ان کا issue کب تک address کیا جائے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے پوچھا ہے کہ یہاں پر کتنے سرکاری کوارٹرز ہیں اور کتنی رہائشیں لوگوں کو الاٹ کی ہوئی ہیں؟ جواب میں لکھا ہے کہ وہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! منسٹر صاحب نے آپ کو دو دن کا کہا ہے کہ وہ اس کے بعد بتا دیں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہاں پر 17 پرانی رہائشیں ہیں اور 8 رہائشیں خالی پڑی ہیں تو کیا ان کو یہ مرمت نہیں کروانا چاہتے؟ اگر نہیں تو وہاں پر درجہ چہارم کے ملازمین کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں تو اگر یہ ان لوگوں کو الاٹ کر دیں جسے وہ خود بھی مرمت کروا کر وہاں پر رہ سکتے ہیں۔ وہ رہائشیں رہنے کے قابل ہیں اگر یہ انہیں الاٹ کر دی جائیں۔ وہاں پر پسند ناپسند کی وجہ سے الاٹمنٹ نہیں ہو رہی تو منسٹر صاحب مہربانی کر کے انہیں direction دیں کہ وہ رہائشیں ملازمین کو الاٹ کر دیں جسے وہ خود ہی مرمت کروالیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے ابھی جیسے پہلے عرض کیا کہ issue ایسا ہے کہ پہلی بات انہوں نے جو کی تھی وہ بڑی جائز تھی۔

جناب سپیکر! دوسری جو انہوں نے بات کی ہے تو میں نے already اس سلسلے میں بھی ہدایات دے دی ہیں اور میری request ہو گی کہ مجھے ایک دو دن کا وقت دیا جائے تو میں آپ کی consultation سے اس پر انشاءاللہ میرٹ پر فیصلہ کرواؤں گا۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 9447 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کی لیبز کنٹریکٹ پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*9447: میاں محمد رفیق: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے DHQ اور THQ میں میڈیکل لیبز آؤٹ سورس کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے مطابق کنٹریکٹ بھی ایوارڈ کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے ہسپتالوں کی لیبز کا کنٹریکٹ کن کن فرموں کو دیا گیا ہے ان کے نام، ایڈریس، مالکان کے نام و ایڈریس نیز ان فرموں کا اس شعبہ کا کام کرنے کا تجربہ کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتالوں میں لیبز کا کنٹریکٹ کس فرم کو دیا گیا ہے اس کا نام، ایڈریس نیز یہ فرم کب سے اس شعبہ میں کام کر رہی ہے اور اس کی لیبز کہاں کہاں کام کر رہی ہیں اور یہ لیبز مارکیٹ میں سٹینڈرڈ اور کام کے معیار اور عوام کے اعتماد کے حوالے سے کس درجے پر ہیں؟

(د) کیا درست ہے کہ ان فرموں کو مختلف میڈیکل ٹیسٹوں کے جو ریٹ دیئے گئے ہیں وہ سرکاری ہسپتالوں کے موجودہ ریٹس سے بہت زیادہ ہیں بلکہ پرائیویٹ شعبہ میں کام کرنے والی لیبز کے ریٹس سے بھی زیادہ ہیں؟

(ہ) سرکاری DHQs کے موجودہ ریٹس اور پرائیویٹ شعبہ میں کام کرنے والی لیبز اور کنٹریکٹ والی فرم کو دیئے جانے والے ریٹس کے تقابلی جائزے کی فرموں کے نام اور ایڈریس کے ساتھ رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حکومت پنجاب نے پتھالوجی سروسز کی مستند اور معیاری فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ایک مثبت قدم کے طور پر آؤٹ سورس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ پروگرام عملدرآمد کے مختلف مراحل پر ہے۔

(ب) درج ذیل ہسپتالوں میں پتھالوجی سروسز آؤٹ سورس کرنے کا معاہدہ تکمیل پا گیا ہے۔

نام ہسپتال	سروس فراہم کنندہ
1۔لیّہ	نارتھ شور میڈیکل لیب (امریکہ) کیپ سرٹیفائیڈ
2۔وہاڑی	پاکستان میں فقط آغا خان لیبارٹری کو کیپ سرٹیفائیڈ ہونے کا اعزاز حاصل ہے
3۔بہاولنگر	تجربہ 23سال
4۔خوشاب	Address: 463 Willis AVE, WILLISTON Park, New York
5۔میانوالی	11596/ Suite No. 1301
6۔بھکر	Pakistan Address: NSML, Caesar Towers, Shahrah-e-Faisal Main South Sadar, Karachi

1۔اٹک اسلام آباد ڈائیگناسٹک سنٹر،
2۔چکوال تجربہ 12سال
3۔جہلم Address: 13/A Kohestan Road,
F-8 Markaz, Islamabad

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خدمات حاصل کرنے کا مرحلہ ابھی تکمیل پزیر ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔کامیاب بڈرز جن کے ساتھ حکومت نے پتھالوجی کی خدمات مہیا کرنے کے معاہدے کئے ہیں، نہ صرف یہ معیار کے اعتبار سے بہترین ہیں بلکہ ان کے ریٹس بھی پرائیویٹ شعبہ میں کام کرنے والی لیبز کے ریٹس سے بہت کم ہیں۔

(ہ) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ان فرموں کے ریٹس پرائیویٹ لیبز کی نسبت بہت کم ہیں۔یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ شعبہ بیرونی مریضاں کو یہ ٹیسٹ انہی نرخوں پر میسر ہیں جو 1985سے آج تک سرکاری ہسپتالوں میں رائج ہیں جس سے مریض کی جیب پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑے گا۔مزید یہ کہ ایمرجنسی اور داخل شدہ مریضوں کو یہ سہولیات مفت حاصل ہیں۔اس کا تقابلی جائزہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں اس سوال کے دیئے گئے تمام جز کے جواب کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا کیونکہ آئے ہوئے جواب درست نہیں ہیں۔جز(الف)کا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو میں میڈیکل labs outsource کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے مطابق کنٹریکٹ بھی award کر دیئے گئے ہیں جس کے جواب پر آپ بھی توجہ فرمائیں اور سارا ایوان بھی توجہ فرمائے کہ حکومت پنجاب نے پتھالوجی سروسز کی مستند اور معیاری فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ایک مثبت قدم کے طور پر outsource کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پہلے تو وزیر موصوف اس معزز ایوان کے اندر یہ تسلیم کر لیں کہ outsource کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی، کیا یہ خود ناکام ہو گئے ہیں اور یا ان کی سروسز ناکام ہیں؟ پہلے یہ تسلیم کریں کہ یہ خود ناکام ہو گئے ہیں، محکمہ صحت اور حکومت معیاری سروسز دینے کے لئے ناکام ہو چکے ہیں پھر میں اگلا سوال کروں گا۔

جناب سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میاں محمد رفیق کامریڈ ہیں اور میری کیا جسارت کہ میں کامریڈ کی بات کے آگے کوئی عذر پیش کر سکوں۔ میں صرف اس معزز ایوان میں اپنی یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو end user ہے ہمارا جو پنجاب کا ایک عام شہری ہے، ایک غریب ہے، ایک مزدور ہے اور ایک کسان ہے جسے best of the best health care facilities چاہئیں۔ اب اس کا lay out کیا ہو گا، یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس کا کیا way out اختیار کرنا ہے۔

جناب سپیکر!سالہا سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے سسٹم میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں بہتری کی ضرورت ہے اور میں اس معزز ایوان کا ایک آدھا منٹ آپ کی اجازت سے لوں گا کہ ہم نے سی ٹی سکین سسٹم اس صوبے میں متعارف کروایا ہے۔ جاپان کی کمپنی Hitachi directly پاکستان میں پنجاب آئی ہے اور ہمارے ڈی ایچ کیوز میں Hitachi کمپنی اپنی سی ٹی سکین مشینیں لگا رہی ہے۔ قریب تر ضلع قصور میں وہ ماڈل موجود ہے جسے جا کر وہاں study کریں کہ 24 گھنٹے سی ٹی سکین مشین چلتی ہے جس کے لئے انتہائی مستند عملہ انہوں نے رکھا ہوا ہے۔ حکومت پنجاب اور کمپنی کا accord ہے کہ پنجاب کے عوام کو سی ٹی سکین free ملے گا اور Hitachi کمپنی کو payment ہم کریں گے۔ اب ایسا نہیں ہوتا کہ مشین خراب ہے کی لکھ کر چٹ لگا دی جائے اور اس سے 10 کلومیٹر فاصلے پر کسی پرائیویٹ facility میں جا کر لوگ سی ٹی سکین کروائیں جہاں پر پیسے بھی دیں اور اس سے آگے جو معاملات تھے، ان کا بھی آپ کو پتا ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ناکام ہونا یا کامیاب ہونا تو کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ہم بحیثیت قوم جس اخلاقی انحطاط کا شکار ہیں، ہمارے اندر کیا ایسے لوگ نہیں ہیں جو مشینوں کو خراب کر دیا کرتے تھے اور انہیں اس چیز سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ کسی غریب شخص کو سی ٹی سکین کے لئے دھکے کھانے پڑتے ہیں، وہ نہیں کھانے پڑتے۔ ہم نے کوئی ایسا سسٹم لانے کی کوشش کی ہے جس میں user end جو پنجاب کا غریب ہے، پنجاب کا مزدور ہے اور پنجاب کا کسان ہے، اس کو مکمل 24 گھنٹے best of the best

health care facility free of cost ملے گی۔ ہم نے اگر یہ جرم کیا ہے تو ہم یہ جرم بار بار کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! یہ کوئی جرم نہیں ہے۔ جہاں تک labs outsource کرنے کا تعلق ہے تو یہ ایک حقیقت ہے جسے تسلیم کرنا چاہئے۔ ہم انسان ہیں فرشتے تو نہیں ہیں کہ ہمارے سرکاری ہسپتالوں کی labs کے بہت سارے results اتنے مستند نہیں ہوتے تھے جتنے مستند ہونے چاہئیں تو ہم نے best of the best companies کے علاوہ آغا خان ہسپتال اور شوکت خانم ہسپتال وغیرہ کو کہا کہ آئیں اور آ کر bid کریں۔ سب نے bid کی اور ہم نے ابھی دو portions outsource کئے ہیں جس میں ایک portion functional ہوا ہے یعنی ایک زون functional ہوا ہے جبکہ دوسرا ابھی process میں ہے۔ یہ بڑا lengthy اور لمبا process ہے جس کا end result یہ ہے کہ پنجاب کے عوام کو ہسپتالوں میں یہ تمام ٹیسٹ best of best کمپنیوں کے، جو ہم لوگ باہر سے پرائیویٹ کرواتے ہیں، اعلیٰ standard کے ٹیسٹ اسی rate پر ملیں گے جس rate پر انہیں سرکاری test ملا کرتے تھے۔ Most of them free کو ملیں گے اور کچھ test کی معمولی سی رقم جو پہلے سے چل رہی ہے وہ ہو گی باقی تمام اخراجات حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا تو میں وزیر موصوف سے عرض کروں گا کہ:

تقریر تیری دل میرا بہلا نہ سکے گی
میں ہی تو آواز ہوں اس ایوان کے اندر
غریب کی مزدور کی کسان کی

جناب سپیکر! میں اکیلا ہی آواز ہوں اور اب سوال یہ ہے کہ حکومت نے محکمہ صحت میں پیتھالوجی labs کے اندر جو عملہ بھرتی کر رکھا ہے وہ کس کام کا ہے اور کیوں نہیں تسلیم کر لیتے کہ وہ سسٹم ناکام ہو چکا ہے اس لئے یہ اسے outsource کر رہے ہیں؟ میرا بنیادی سوال یہ ہے۔ مجھے تقریر نہیں بلکہ جواب چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی اور میں نے کھل کر اس بات پر ادراک کیا کہ labs معیاری test فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ حکومت پنجاب چاہتی ہے کہ جو end user ہے جو پنجاب کے عوام ہیں، ان کو best of the best health care facilities ملنی چاہئیں جو کہ ان کا حق ہے۔ اب اس کے لئے کیا method استعمال کیا جاتا ہے یہ ہم سب کی collective responsibility ہے۔ ہم نے ایک method استعمال کر کے اس کو test اور try کیا ہے اور کامیابی کی صورت میں انشاءاللہ اسے مزید adopt کیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے بات کر رہا ہوں چلیں شکریہ وزیر موصوف کا کہ انہوں نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ labs ناکام ہو چکی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ نہیں مانتے اور یہ بات انہوں نے کب کہی ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر نہیں مانتے تو یہ واضح کریں کہ labs outsource کرنے کی وجہ کیا ہے، کیوں کی جا رہی ہیں اور کیا یہ سب کچھ لوگوں کو مفاد پہنچانے کے لئے ہو رہا ہے؟ یہ غریب کے لئے نہیں ہو رہا بلکہ labs outsource کر کے کچھ لوگوں کو اور کچھ اداروں کو مفاد پہنچانے کی پالیسی ہے۔ اگر یہ ناکامی نہیں مانتے تو پھر دوسری صورت یہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے سی ٹی سکین ماڈل کی ابھی مثال پیش کی ہے تو مجھے آج یہ اس معزز ایوان سے یہ پوچھنا ہے کہ پنجاب کے ہمارے دوست ہیں، ساتھی ہیں، غریب ہیں، مزدور اور کسانوں کو کیا چاہئے؟ ان کو best health care free of cost چاہئے۔ یہی ہمارا ایجنڈا ہے جس پر ہم کام کر رہے ہیں۔ اب اس میں سے جو مرضی کوئی مفروضہ نکال لیں۔ مجھے پتا ہے اور اللہ کی ذات جانتی ہے کہ ہم نیک نیت ہیں اور ہم نیک نیتی سے ہی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں میاں صاحب کا انتہائی احترام کرتا ہوں جو کہ بڑے سینئر اور میرے بزرگ ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہے جس میں کوئی ایسا عذر یا کوئی شکایت with proof ہے تو یہ لے کر آئیں جس پر انشاء اللہ کارروائی بھی کی جائے گی اور اس کو تسلیم بھی کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں وزیر موصوف کا لیکن وضاحت پھر بھی وہیں پر کھڑی ہے۔ یہ مان لیا کہ یہ غریب کو، مزدور کو اور کسان کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنا چاہتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، شکر ہے کہ یہ بات تو آپ نے مان لی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اتنے لمبے چوڑے محکمہ صحت کے اندر پتھالوجسٹ labs میں بھرتی کئے ہوئے لوگ کس کام کے ہیں اور وہ کہاں جائیں گے اور وہ کس لئے رکھے ہوئے ہیں؟ انہیں بہتر کیوں نہیں کر سکتے اور اگر یہ بہتری نہیں ہے تو کون سا محکمہ ہے جو بہتر کام کر رہا ہے تو پھر سب کو outsource کر دیں؟ حکومت کو بھی یہ outsource کر دیں۔

جناب سپیکر: میں ضمنی سوال ان سے کیا پوچھوں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9449 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اس دوران اگر وہ آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9478 ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔ جی، کھگہ صاحب سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں بلاک وارڈز اور ڈاکٹر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9479: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کتنے بلاک اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں ڈاکٹر کی گریڈ اور عہدہ وار منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور اس وقت کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں پیرامیڈیکس اور دوسرے مختلف سٹاف کی کتنی تعداد ہے ان کی تفصیل مع نام، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اس ہسپتال کا 15-2014 اور 16-2015 کا بجٹ مد وار کتنا تھا؟

(ہ) ادویات کی خرید پر کتنی رقم ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(و) اس ہسپتال میں سٹریچر کیریئر کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، سٹریچر کیریئر ملازمین کے نام اور عرصہ تعیناتی کتنا ہے کیا تمام سٹریچر کیریئر اپنی اصل ڈیوٹی پر ہی تعینات ہیں یا انہیں دوسرے کاموں پر لگایا گیا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پانچ بلاک پر مشتمل ہے، او پی ڈی، ایڈمن، میڈیکل، سرجیکل اور ایمرجنسی بلاک ہیں اور آٹھ وارڈز پر مشتمل ہے، ایمرجنسی، میل میڈیکل، فیمیل میڈیکل، میل سرجیکل، فیمیل سرجیکل، نرسری، کارڈیک، آرتھوپیڈک اور گائنی وارڈز ہیں۔

(ب) ڈاکٹرز کی گریڈ اور عہدہ وار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پیرامیڈیکس اور دوسرے مختلف سٹاف کی گریڈ اور عہدہ وار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل معہ عرصہ تعیناتی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال کے 15۔2014 اور 16۔2015 کا بجٹ کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ادویات کی خرید کی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

2014-15_____30829746روپے

2015-16_____39512943روپے

(و) سٹریچر کیریئر ملازمین کی پانچ منظور شدہ اسامیاں ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

- محمد یٰسین1987/06/20
- فدا حسین2002/01/24
- طاہر نذیر2015/05/18
- ندیم سجاد2015/05/18
- عبدالرشید2009/08/10

یہ تمام اپنی اصل ڈیوٹی پر تعینات ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر9482جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔ اگر معزز ممبر اس دوران آ گئے توtake upکیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر9498الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال نمبر9549ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔145 سلامت پورہ میں ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9549: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔145 سلامت پورہ میں ہسپتال کی تعمیر کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی منظوری کو کئی سال ہو گئے ہیں مگر تاحال تعمیر نامکمل ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کے لئے کون کون سے اقدامات حکومت نے اٹھائے ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔145 سلامت پورہ میں ہسپتال کی تعمیر Upgradation of Salamatpura Dispensary into 10 bedded Gynae Hospital Lahore کی منظوری دی گئی تھی اور اس کے لئے سال 13۔2012 میں 16.264 ملین کی رقم مختص کی گئی تھی۔ بعدازاں اس کا PC-1 05.52 ملین کا DDC کی میٹنگ مورخہ 12۔06۔2017 میں زیر غور آیا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس سکیم کو ADP-2017-18 میں شامل کیا جائے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس ہسپتال کے خلاف ہائی کورٹ میں مقدمہ زیر سماعت تھا جو کہ خارج ہو گیا ہے۔ مقدمہ خارج ہونے کے بعد ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر PC-1 تیار کیا جس کو مورخہ 3۔فروری 2018 کو ڈسٹرکٹ کوآرڈنیشن کمیٹی، ADP 2017-18 کی میٹنگ میں منظوری کے لئے پیش کیا اور کمیٹی نے اسے منظور کر لیا۔

(ج) اس سلسلے میں عرض کیا جا چکا ہے کہ حکومت مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کے تیار ہے۔ تاخیر کا سبب ہائی کورٹ میں زیر سماعت مقدمہ تھا جو کہ اب خارج ہو چکا ہے۔ مقدمہ خارج ہوتے ہی ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر PC-1 تیار کر لیا گیا ہے جس کو مورخہ 3۔فروری 2018 کو ڈسٹرکٹ

کوآرڈنیشن کمیٹی، ADP 2017-18 کی میٹنگ میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ منظوری کے بعد ہسپتال کی تعمیر بغیر کسی تاخیر کے شروع کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال کا جز (ب) ہے کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی منظوری کو کئی سال ہوگئے ہیں مگر تاحال تعمیر نامکمل ہے؟ سلامت پورہ میرے حلقے پی پی۔145 میں ہسپتال ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کی منظوری ہو چکی ہے، completion فائنل مراحل میں ہے۔ ہم اس کی procurement اور تمام چیزیں دیکھ رہے ہیں۔ انشاءاللہ as soon as possible اس ہسپتال کو functional کر دیا جائے گا۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو یہ گزارش کروں گا کہ اس پر پچھلے دونوں کام کا آغاز ہو گیا تھا لیکن ایک دن کام کرنے کے بعد عملہ وہاں سے چلا گیا کہا گیا ہم نے یہاں پر ٹیسٹ کرنا ہے اب ٹیسٹ کے اندر پتا چلا ہے کہ نیچے کوڑا کرکٹ ہے جس وجہ سے اس کا فنڈ increase کرنا پڑے گا اگر یہی صورتحال رہی تو منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ کب تک اس ہسپتال کو دوبارہ شروع کیا جا سکے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس ہسپتال میں already کافی delay ہوئی ہے میں نے بات کو مختصر کیا تھا کہ شاید کسی اور معزز ممبر کا سوال آجائے کیونکہ وقت ختم ہونے والا ہے اس کے اوپر ایک litigation ہے مقدمہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت تھا اُس پر ہائی کورٹ کا آرڈر تھا جس کے ختم ہونے کے بعد اس ہسپتال کی تعمیر کو دوبارہ سٹارٹ کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میری خاص طور پر خواہش تھی کہ میں خود میٹنگ لوں میں نے ان issues کے لئے خود ایک میٹنگ رکھی ہے جس میں ہم معزز ممبر کو بھی بلائیں گے۔ میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے افسران کے ساتھ خود بیٹھ کر ہسپتال کے تمام معاملات کو review کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو بھی assure کر رہا ہوں اور جناب وحید گل کو بھی assure کروں گا کہ اسی week میں اس کی میٹنگ رکھوں گا اور ان کے سامنے بیٹھ کر ہر چیز کی detail طے کی جائے گی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وحید گل صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ اس کا نمبر بولیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال نمبر 9585 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔145 میں بند گیس فیکٹری کی جگہ ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9585: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے حلقہ پی پی۔145 میں بند گیس فیکٹری کی جگہ ہسپتال بنانے کا اعلان کیا تھا تو کب؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی تعمیر میں رکاوٹیں ڈالی جارہی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کے اپنے اعلان کے مطابق مذکورہ جگہ پر ہسپتال تعمیر کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ بات درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے حلقہ پی پی۔145 میں بند گیس فیکٹری کی جگہ 100 بستروں پر مشتمل ہسپتال بنانے کی منظوری دی ہے۔

(ب) بند گیس فیکٹری کی جگہ محکمہ ہیلتھ کے نام ٹرانسفر کرنے کے لئے سیکرٹری وزارت اطلاعات کو درخواست کی گئی تھی جو کہ مورخہ 2017-09-12 کو مسترد کر دی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بعد ازاں اسسٹنٹ کمشنر شالامار ٹاؤن لاہور کو بذریعہ لیٹر مورخہ 2017-11-21 لکھا گیا ہے کہ داروغہ والا چوک کے نزدیک 40 تا 50 کنال جگہ کی نشاندہی کی جائے تا کہ ہسپتال کی تعمیر ہو سکے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی جگہ کی نشاندہی ہو جاتی ہے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) حکومت اپنے اعلان کے مطابق مذکورہ جگہ پر ہسپتال کی تعمیر کے لئے تیار ہے اور ہسپتال بنانے کی سکیم کو ADP 2017-18 میں بھی شامل کیا گیا ہے لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال کی تعمیر التواء کا شکار ہے جونہی جگہ مہیا کر دی جاتی ہے ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) ہے کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے حلقہ پی پی۔145 میں بند گیس فیکٹری کی جگہ ہسپتال بنانے کا اعلان کیا تھا اس کی تعمیر کب تک شروع ہو گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسے میں نے ابھی عرض کیا ہے چیف منسٹر صاحب کی بھی خواہش ہے کہ بہت سارے ہسپتال لاہور میں بنیں۔

جناب سپیکر: اس کو جلدی کروادیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہم نے لاہور میں چھ نئے ہسپتال add کئے ہیں۔ وحید گل صاحب کی ڈیمانڈ کو بھی انشاء اللہ ہم cater کریں گے لیکن ابھی ہم نے اس کے بالکل قریب مناواں میں 100 بیڈ کا ہسپتال already functional کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب سوال نمبر بولیں۔ آپ کا آخری سوال رہ گیا ہے ٹائم بھی تھوڑا رہ گیا ہے جلدی سے ضمنی سوال کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9610 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ صحت میں ڈسٹرکٹ منیجر کی اسامیوں کی بھرتی کے اشتہار اور انٹرویو کے معیار کی تفصیل

*9610: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ فیسلٹیز منیجمنٹ کمپنی میں ڈسٹرکٹ منیجر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے کن کن اضلاع کے لئے اشتہار دیئے گئے تھے؟

(ب) ان کے انٹرویوز کا کیا معیار رکھا گیا تھا؟

(ج) اگر ان انٹرویوز میں کسی بے ضابطگی کی شکایت موصول ہوئی ہو تو اس پر ایکشن لیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پنجاب ہیلتھ فیسلٹیز کمپنی نے ساہیوال، میانوالی، لودھراں، حافظ آباد، مظفر گڑھ، بہاولپور، بہاولنگر، گجرات اور ملتان میں ڈسٹرکٹ منیجر کے لئے اشتہار دیا تھا جو کہ روزنامہ "جنگ" بروز 5۔ستمبر 2017 کو شائع ہوا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) امیدواران کو NTS کے امتحان اور کنٹریکٹ پالیسی 2004 کی بنیاد پر شارٹ لسٹ کیا گیا اور اس ضمن میں پہلے batch کو مورخہ 30۔ جنوری 2018 کو انٹرویو کیا گیا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ منیجر کی اسامی کی موزونیت جانچنے کے لئے انٹرویو کی تاریخ مقرر کی گئی اور یہ انٹرویو بورڈز آف ڈائریکٹرز کی تشکیل کردہ کمیٹی کے ذریعے کئے گئے اور ان انٹرویوز میں کسی بے ضابطگی کی شکایت موصول نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ منسٹر عمران نذیر، سیکرٹری علی جان ہیں، سپیشل سیکرٹری ڈاکٹر فیصل ظہور ہیں میں اس ٹیم کو appreciate کرتا ہوں میں خود بھی ڈاکٹر ہوں میرا دیہاتوں میں مختلف event کے حوالے سے آنا جانا رہتا ہے کافی improvement ہوئی ہے۔ انہوں نے جو pay structure بڑھایا ہے وہ بھی بہت اچھا کیا ہے، میڈیسن بھی پہلے کے مقابلے میں بہتر کوالٹی کی available ہیں اور equipments بھی آئے ہیں جو کمی ہے وہ عملہ کی اخلاقی تربیت کی ہے جو اخلاقی انحطاط ہے وہ محسوس ہوتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ overall بہتری ہوئی ہے میں انہیں appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نمبر دو۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! نمبر رہنے دیں۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ٹیسٹوں اور ملازمین کے کوارٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*9449: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں طبی ٹیسٹوں کا کوئی انتظام ہے اگر ہاں تو کون کون سے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور کون کون سی مشینری موجود ہے کیا ان ٹیسٹوں کے لئے کیمیکلز موجود ہیں اور یہ کیمیکلز کتنی مدت کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس ہسپتال کے لئے کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے خریدی گئی ہے؟

(ج) کیا دیگر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی لیبارٹریز میں جو ٹیسٹ ہوتے ہیں وہ تمام سہولتیں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت تمام مسنگ فیسلٹیز جلد از جلد مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ کی نرسز کی ٹریننگ کے لئے کوئی سکول منسلک ہے اور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی میں کل کتنے کوارٹرز ہیں اور کس کس ملازم کو الاٹ کئے گئے ہیں کیا یہ درست ہے کہ سال 2016 میں بعض کوارٹرز ایسے لوگوں کو بھی الاٹ کئے گئے جنہوں نے اخلاقی اعتبار سے ہسپتال کے تقدس کو پامال کیا اور کیس پولیس تک پہنچا اور ملزموں کو سزائیں بھی ہوئیں؟

(ہ) ان کوارٹرز کی مرمت کب کی گئی اس پر کتنے اخراجات آئے اور کیا تمام کوارٹرز رہائش کے قابل ہیں اور موجودہ ضرورت کو پورا کر رہے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال لیبارٹری چنیوٹ میں تمام بنیادی ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے اور اس تعداد میں گاہے بگاہے اضافہ کیا جاتا ہے۔ لیبارٹری میں مندرجہ ذیل مشینری موجود ہے:

1. CBC Analyser (Diatorn Abacus 380)
2. Chemistry Analyser Micro Lab 300
3. Electrolytes Analyser Humalyte Plus

ان ٹیسٹوں کے کیمیکلز بھی دستیاب ہیں۔ جو حسب ضرورت منگوائے جاتے ہیں۔ ان کیمیکلز کی مدت 3-6 ماہ ہے اور باقاعدگی سے مہیا کئے جاتے ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران جو مشینری ہسپتال کے لئے خریدی گئی اس کی ٹوٹل لاگت 1,05,56,964 روپے ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) دیگر ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں جو ٹیسٹ ہوتے ہیں ان سب کی سہولت ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں بھی موجود ہے۔ حسب ضرورت نئے ٹیسٹوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

حکومت لیبارٹریز پر بہت فوکس کر رہی ہے اور جدید ٹیسٹوں کی سہولت مہیا کر رہی ہے۔ حکومت پنجاب نے سال 17-2016 سے ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی تجدید نو کے لئے ایک مرحلہ وار منصوبے کا آغاز کیا ہے جس پر آئندہ دو سالوں میں 40۔ارب روپے سے زائد کی لاگت آئے گی۔ Revamping of DHQ/THQ Hospitals نامی اس منصوبے کے تحت صوبے بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور 100 تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں صحت عامہ کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس میں ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ بھی شامل ہے۔ اس منصوبے کے اہم اجزا میں طبی اور غیر طبی عملے کی تعداد میں 100 فیصد اضافہ، ہسپتالوں کی تجدید نو، نئی مشینوں کی تنصیب، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مدد سے ہسپتالوں کے مختلف امور کی بہتری اور بین الاقوامی پروٹوکولز کی ترویج شامل ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے بھر کے تمام ہسپتالوں کو 10۔ارب سے زائد کا biomedical non-biomedical/ سامان فراہم کیا جائے گا۔ جن میں آکسیجن کی فراہمی کا سسٹم، ventilators، آپریشن تھیٹر tables، مختلف قسم کے analyzer dental chairs, beds, air-conditioners, اور پنچ وغیرہ شامل ہے جس سے ہسپتالوں کی کارکردگی میں خاطر خواہ بہتری آئے گی۔ اس منصوبے پر کام تیز رفتاری سے جاری ہے اور تمام مشینیں خرید لی گئی ہیں جن کی ترسیل متعلقہ ہسپتالوں کو جاری ہے جو کہ فروری 2018 تک مکمل کر لی جائے گی۔

(د) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ کی نرسز کی ٹریننگ کے لئے کوئی سکول منسلک نہیں ہے اور نہ نرسنگ ہاسٹل ہے تاہم نرسز اپنی ٹریننگ جھنگ اور فیصل آباد سے کر رہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ملازمین کے لئے 29 کوارٹرز ہیں تمام کوارٹرز میرٹ پر الاٹ کئے گئے ہیں اور وہاں پر کسی بھی رہائشی نے ہسپتال کے تقدس کو پامال نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو سزا ہوئی ہے۔

(ہ) کوارٹرز آج سے پانچ سال پہلے مرمت کرائے گئے تھے اور کوارٹرز کی مرمت کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہوا ہے۔ ان پر ٹوٹل لاگت 7,75,000 روپے آئے گی۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں جنریٹر کے لئے ڈیزل

اور سرکاری گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9478:ڈاکٹر محمد افضل : کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں16-2015اور17-2016کے دوران لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ایمرجنسی یا آپریشن تھیٹر میں جنریٹر چلانے پر کل کتنی رقم ڈیزل کی مد میں خرچ ہوئی ہے کل کتنے لٹرز ڈیزل استعمال ہوا ہے،علاوہ ازیں ہسپتال میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اور ان پر پٹرول کی مد میں اس عرصہ کے دوران کتنا خرچ ہوا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس ہسپتال میں17-2016 میں کتنے مریض داخل ہوئے اور ان کا علاج معالجہ کیا گیا نیز کتنے مریضوں کے آپریشن ہوئے،کیا ہسپتال میں داخل ہونے والے تمام مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں17-2016کے دوران ادویات کی خریداری پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، لوکل پرچیز پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور مختلفequipmentsکی خریداری پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور کون سیequipmentsکی خریداری کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سال16۔2015اور17۔2016 کے دوران ایمرجنسی یا آپریشن تھیٹر میں ڈیزل کی مد میں درج ذیل رقم خرچ ہوئی

16۔2015________	16093952روپے
17۔2016________	7781019روپے

ہسپتال ہذا میں کل 102050 لٹر ڈیزل خرچ ہوا۔علاوہ ازیں ہسپتال ہذا میں چار سرکاری ایمبولینسز ہیں اور ان پر اس دوران پٹرول کی مد میں۔/12143150 روپے خرچ ہوئے۔

(ب) اس ہسپتال میں 17-2016 میں 49348 مریض داخل ہوئے نیز 5302 مریضوں کے آپریشن ہوئے۔علاوہ ازیں ہسپتال میں داخل ہونے والے تمام مریضوں کو گورنمنٹ پالیسی کے مطابق مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں

(ج) اس ہسپتال میں 17-2016 کے دوران ادویات کی خریداری پر کل۔/121695451 روپے رقم خرچ ہوئی نیز لوکل پرچیز پر کل۔/23479141 روپے رقم خرچ ہوئی جبکہ equipments کی خریداری پر کل۔/3390000 روپے رقم خرچ ہوئی اس سال کے دوران جو equipments خریدے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. OT Tables 02
2. Dental Unit 02
3. Sucker Machine 03
4. Diathermy 02
5. Auto clave 02

ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں گائنی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9482: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال میں گائناکالوجی کی کیا کیا سہولیات میسر ہیں اور کتنی ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف موجود ہے؟

(ب) ہسپتال ہذا میں سال 17-2016 میں گائنی کے کتنے مریضوں کا علاج معالجہ کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال ہذا کے مذکورہ ڈاکٹر مریضوں کو اپنے پرائیویٹ کلینکس میں ریفر کرتے ہیں؟

(د) حکومت مریضوں کی فلاح وبہبود وہسپتال ہذا کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال میں دو گائناکالوجسٹ، آٹھ وومن میڈیکل آفیسر، ایک ہیڈ نرس اور چودہ سٹاف نرسیں تعینات ہیں۔

دو گائناکالوجسٹ ہفتہ وار مارننگ، ایوننگ اور نائٹ شفٹس میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔ ان دونوں گائناکالوجسٹ کے علاوہ ہیڈ نرس، سٹاف نرسز موجود ہیں اور ہر شفٹ میں تین سے چار سٹاف نرسز ڈیوٹی پر موجود ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ گائنی مریضوں کے لئے مفت الٹراساؤنڈ کی سہولت 24 گھنٹے موجود ہے گائنی مریضوں کے آپریشن یا نارمل ڈیلوری کی صورت میں تمام ادویات ہسپتال ہذا سے فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال میں،

1. 2016 میں 17,172 گائنی مریضوں کا علاج کیا گیا۔
2. 2016 میں 1115 ڈیلوریز کی گئیں جن میں 107 سی سیکشن شامل ہیں۔
3. اکتوبر 2017 میں، 2017 تک 29,886 گائنی مریضوں کا علاج کیا گیا۔
4. اکتوبر 2017 اکتوبر، 2017 تک ہسپتال ہذا میں 652 ڈیلوریز کی گئیں جن میں 122 سی سیکشن شامل ہیں۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال میں تمام ڈاکٹرز کو سختی سے کہا گیا ہے کہ کوئی بھی مریضوں کو اپنے پرائیویٹ کلینکس پر ریفر نہ کرے۔ بلکہ تمام ڈاکٹرز کو یہاں تک سختی سے ہدایات کی گئی ہیں کہ کسی بھی مریض کو بازار کی ادویات لکھ کر نہ دیں اور نہ ہی مریضوں سے بازار کی ادویات منگوائیں۔

(د)

1. حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، پنجاب نے ڈاکٹر کی تعیناتی میں اضافہ کیا ہے۔ جس میں میڈیکل آفیسرز کے علاوہ وومن میڈیکل آفیسرز کی تعیناتی میں اضافہ کر کے ہسپتال ہذا میں آنے والے مریضوں کی چیک اپ میں آسانی پیدا کی ہے۔
2. حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، پنجاب کی جانب سے مریضوں کو تمام ادویات مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔
3. حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر پنجاب، ہسپتال ہذا کے لیبر روم اور آپریشن تھیٹر میں مزید مشینری دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

چنیوٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں آپریشن تھیٹر اور مشینوں سے متعلقہ تفصیلات

*9498: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں سرجری کے سپیشلسٹ ڈاکٹر عرصہ دراز سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات معمولی سرجری کے لئے مریضوں کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھیج دیتے ہیں؟

(ج) کیا ہسپتال میں آپریشن تھیٹر ٹھیک کام کر رہا ہے اگر ہاں تو اس ہسپتال میں کون کون سے آپریشن کئے جاتے ہیں موجودہ مشینوں کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) اس وقت ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں تین سپیشلسٹ ڈاکٹر حضرات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

a)	جنرل سرجن	(01)
b)	گائناکالوجسٹ	(01)
c)	آئی سرجن	(01)

(ب) یہ بات غلط ہے کہ معمولی سرجری کے لئے ڈاکٹر حضرات مریضوں کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھیجتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتال کا آپریشن تھیٹر کام کر رہا ہے اور اس میں درج ذیل مشینیں موجود ہیں ہسپتال میں ہونے والے آپریشنز کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1. LS.C.Section خواتین کا بڑا آپریشن
2. بچے دانی کے آپریشن، بچے دانی کے رسولی کے آپریشن
3. اپینڈکس (Appendix)
4. ہرنیا HERNIA
5. بواسیر HEMORRHOIDS
6. Fistula in ANO
7. Pilonidal Sinus بھگندر پھوڑا
8. گلے کی غدود Thyroid
9. پتے کی پتھری
10. مثانے کی پتھری
11. پیشاب والی نالی کی پتھری
12. چھاتی کے کینسر
13. Submaditular Tumor Parotid Tumor
14. پیٹ کے اندر انتڑیوں کے آپریشن، معدہ کے آپریشن
15. ہرنیا کے بڑے آپریشن

یہ تمام Major آپریشن ہیں ان کے علاوہ Minor سرجریز بھی کی جاتی ہیں۔ ان آپریشن کے لئے ہسپتال میں جدید مشینیں موجود نہیں ہیں۔ آپریشن تھیٹر میں درج ذیل مشینیں موجود ہیں۔

1. بے ہوشی والی مشین
2. کاٹری مشین (02) Cautry Machine
3. Cardiac Monitor 01

آپریشن کے لئے مندرجہ ذیل مشینری درکار ہے۔

1. Laprocope 2. Image Intensifier scope

3. Resecto scope
4. Urethrotome
5. Stone Punch
6. Eyetoscope
7. Nephro scope
8. URS
9. Lithotripter

ساہیوال: ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی میں افسران اور ملازمین کی تعداد اور گریڈ کی تفصیل

*9618: پیر خضر حیات شاہ کھگہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ساہیوال میں کل کتنے افسران / ملازمین کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین اپنی سیٹوں پر اپنے سکیل میں کام رہے ہیں اور کتنے افسران / ملازمین Erratic posts پر کام کر رہے ہیں تو Erratic Posting کا کیا معیار ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی میں کل 3039 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:

سکیل	تعداد	سکیل	تعداد
1	322	2	93
3	72	4	46
5	1365	6	03
7	61	8	01
9	537	10	0
11	11	12	143
13	0	14	58
15	06	16	129
7	153	18	38
19	1		

(ب) تین ملازمین Erratic Posting پر کام کر رہے ہیں باقی 3036 اپنے سکیل میں کام کر رہے ہیں۔ Erratic posting کا کوئی خاص مجوزہ معیار نہ ہے۔ تاہم public interest میں کسی

ملازم کو عارضی طور پر دوسرا اسامی پر تعینات کرنا Erratic posting کہلاتا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل سیالکوٹ میں ہسپتال کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*9626: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سیالکوٹ میں کتنے ہسپتال بی ایچ یو اور آر ایچ سی کہاں کہاں ہیں؟

(ب) بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں تعینات ڈاکٹرز کے نام کیا ہیں کس بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں ڈاکٹرز کی پوسٹ خالی کب سے ہیں؟

(ج) ہر بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں ایکسرے مشین اور ایمبولینس ہیں کس میں یہ سہولت نہ ہے؟

(د) جن بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں سہولیات کی کمی ہے ان کے نام اور ان میں یہ سہولیات کب تک فراہم کی جائیں گی؟

(ہ) جن بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے ان کی عمارات کی تعمیر کب تک ہو جائے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل سیالکوٹ میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹلی لوہاراں، ایک آر ایچ سی اور 27 بی ایچ یوز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آر ایچ سی اور بی ایچ یوز میں تعینات ڈاکٹروں کے نام اور خالی پوسٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہر آر ایچ سی میں ایکسرے کی سہولت موجود ہے، ایمبولینس کی سہولت بذریعہ 1122 دستیاب ہے کیونکہ گورنمنٹ نے محکمہ صحت کی ایمبولینس 1122 کو دے دی ہیں گورنمنٹ

نے بی ایچ یو لیول پر ایکسرے مشین اور ایمبولینس کی سہولت نہ دی ہے۔ البتہ تحصیل سیالکوٹ کے 10 بی ایچ یو24/7 ہیں۔ جن میں IRMNCH پروگرام نے زچہ بچہ کو ریفر کرنے کے لئے ایمبولینس کی سہولت دی ہے۔

(د) گورنمنٹ کی جانب سے بی ایچ یو / آر ایچ سی پر مختص کی گئیں تمام سہولیات موجود ہیں اور کوئی کمی نہ ہے۔

(ہ) بی ایچ یو، آر ایچ سی کی مین بلڈنگ کی وقتاً فوقتاً مرمت کا کام ہوتا رہتا ہے۔ تاہم major repair کے لئے گورنمنٹ کو فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست بھیجی ہے فنڈز ملتے ہی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

گجرات: پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*9632: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات کے موضع جلال پور جٹاں میں "پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام" کا نیا سنٹر بنایا جا رہا ہے؟

(ب) اس سنٹر کے قیام کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اس کی تکمیل کب ہوگی؟

(ج) اس وقت ضلع گجرات میں ایڈز میں مبتلا افراد کی تعداد کتنی ہے؟

(د) سب سے زیادہ ایڈز کے مریض کس کس علاقہ میں ہیں؟

(ہ) اس وقت جلال پور جٹاں کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے کتنے سنٹر کہاں کہاں ہیں۔

(و) کیا حکومت موضع / قصبہ ڈنگہ میں بھی اس مرض کا نیا سنٹر بنانے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام جلال پور جٹاں میں ایک نیا سنٹر قائم کرنے جارہا ہے جس کے لئے بنیادی انتظامات کئے جاچکے ہیں یہ سنٹر جلال پور جٹاں کے محلہ جوگی میں بشیراں میموریل ٹرسٹ ہسپتال میں قائم کیا جارہا ہے۔ اس سنٹر کے لئے دفتر کی جگہ بشیراں میموریل ٹرسٹ ہسپتال مہیا کررہا ہے۔ جس کے ساتھ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کئے ہیں۔ معاہدے کے مطابق دفتر کے یوٹیلٹی بلز بشیراں میموریل ٹرسٹ ہسپتال ادا کرے گا جبکہ سٹاف اور علاج کی فراہمی کا انتظام پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کرے گا۔ سنٹر پر فرنیچر اور دیگر سامان رکھا جاچکا ہے اور سٹاف کی فراہمی کے لئے بھرتی کا عمل جاری ہے۔

(ب) اس سنٹر کی کل تخمینہ لاگت 5 لاکھ ہے۔ اس سنٹر کو مارچ کے آغاز تک عوام الناس کے لئے مکمل طور پر کھول دیا جائے گا۔

(ج) ضلع گجرات میں پندرہ سو سے زائد ایچ آئی وی ایڈز کے مریض ہیں۔

(د) پنجاب میں سب سے زیادہ ایچ آئی وی ایڈز کے مریض گجرات میں ہیں۔ دوسرے نمبر پر ضلع لاہور میں ہے۔ تیسرے اور چوتھے نمبر پر بالترتیب ڈی جی خان اور فیصل آباد ہیں۔

(ہ) جلال پور جٹاں کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے پنجاب بھر میں 15 علاج معالجے کے سنٹرز، 13 مشاورتی مراکز اور 4 والدین سے بچوں میں ایچ آئی وی ایڈز سے منتقلی سے بچاؤ کے مراکز ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(و) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس سال صوبہ بھر میں تمام اضلاع میں سنٹرز کھولے گا۔ قصبہ ڈنگہ میں سنٹر کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں تاہم گجرات میں پہلے سے 3 سنٹرز کام کررہے ہیں۔

ضلع لاہور میں ڈسپنسریاں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9635: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنی ڈسپنسریاں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتال ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے ماتحت اور کتنے پی ایچ ایف ایم سی کے ماتحت کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز، ایل ایچ ویز اور مڈوائفز تعینات ہیں۔ ایل ایچ ویز اور مڈوائفز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا ڈی ایچ اے لاہور اور پی ایچ ایف ایم سی لاہور نے کوئی ایسی پالیسی مرتب کی ہے جس کے تحت محکمہ ہیلتھ کے پیرا میڈیکل سٹاف کو سرکاری رہائش گاہ مل سکے یا ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفرز ان کی ذاتی رہائش کے نزدیک کی جائے تاکہ ملازمین دور دراز کے سفر کی تکلیف سے بچ سکیں اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں؟

(د) پی ایچ ایف ایم سی لاہور نے ملازمین، مریضوں اور ہسپتالوں کی بہتری کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کیا سہولیات فراہم کی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے تحت ایک تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، ایک آر ایچ سی، پندرہ تشخیصی مراکز، 51 ڈسپنسریاں، 60 ایم سی ایچ سنٹرز، سات فلٹر کلینک، 24 ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں، ایک آئی کلینک اور 16 طب اسلامی شفاخانہ شامل ہیں۔ کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں پی ایچ ایف ایم سی کے ماتحت 36 بی ایچ یوز، پانچ آر ایچ سیز، 24 رورل ہیلتھ ڈسپنسریاں، پانچ ہسپتال اور دو زچہ بچہ ہسپتال شامل ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے تحت ہیلتھ مراکز میں ڈاکٹر، نرسز، ایل ایچ ویز اور مڈوائفز تعینات ہیں۔ ایل ایچ ویز اور مڈوائفز کی اسامیوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

پی ایچ ایف ایم سی کے زیر انتظام ہیلتھ مراکز میں ڈاکٹرز، نرسز، ایل ایچ ویز، اور مڈوائفز تعینات ہیں۔ ایل ایچ ویز اور مڈوائفز کی اسامیوں کی تفصیلات ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) پی ایچ ایف ایم سی کے ملازمین جو ان مراکز صحت میں تعینات ہیں۔ وہ محکمہ کی پالیسی کے تحت ان مراکز صحت میں موجود رہائش گاہوں میں رہائش پزیر ہیں علاوہ ازیں محکمہ کے ملازمین کو دور دراز کے سفر سے بچانے کے لئے باہمی تبادلے کی سہولت موجود ہے جبکہ ڈی ایچ اے لاہور اور پی ایچ ایف ایم سی لاہور نے مشترکہ کوئی ایسی پالیسی مرتب نہیں کی جس کے تحت محکمہ ہیلتھ کے پیرامیڈیکل سٹاف کو سرکاری رہائش گاہیں مل سکیں یا ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفر ان کی ذاتی رہائش کے نزدیک کی جاسکے۔

(د) پی ایچ ایف ایم سی، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ماتحت بنیادی مراکز صحت، رورل ہیلتھ سنٹرز اور جنرل و میٹرنٹی ہسپتالوں میں مریضوں کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات کی تفصیلات درج ذیل ہے:

1. پی ایچ ایف ایم سی نے اپنے ماتحت تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی سو فیصد تعیناتی کو یقینی بنایا ہے۔
2. پی ایچ ایف ایم سی نے ڈاکٹروں کی تنخواہ کو سرکاری ڈاکٹروں کی تنخواہوں کے برابر کیا ہے۔
3. پی ایچ ایف ایم سی نے بین الاقوامی معیار کے مطابق ادویات کی فراہمی ہسپتالوں میں شروع کر دی ہے۔
4. پی ایچ ایف ایم سی نے رورل ہیلتھ سنٹر میں پائلٹ کے طور پر (ایم ایل سی) آن لائن سسٹم کا اجراء کر دیا ہے۔
5. پی ایچ ایف ایم سی نے تمام رورل ہیلتھ سنٹروں اور جنرل ہسپتال میں سکیورٹی بہتر بنانے کے لئے ایک پرائیویٹ سکیورٹی کمپنی کے تحت 24 گھنٹے 40 مسلح سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی کی ہے۔
6. پی ایچ ایف ایم سی نے جنرل ہسپتالوں اور رورل سنٹروں میں نگرانی اور حفاظت کے لئے سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب کر دی ہے۔

7. پی ایچ ایف ایم سی نے ہسپتالوں میں مریضوں کی بہتر خدمات کے لئے 12 ڈاکٹرز کی اضافی سیٹیں فراہم کی ہیں۔
8. پی ایچ ایف ایم سی نے جنرل ہسپتالوں میں 05عدد ڈیلیوری ٹیبل فراہم کی ہیں۔
9. پی ایچ ایف ایم سی کے تحت جنرل ہسپتالوں میں 05ہیپاٹائٹس کلینک کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ان ہیپاٹائٹس کلینکس میں مریضوں کو تشخیص، حفاظتی ٹیکوں کی فراہمی اور ادویات کی مفت سہولیات دی جارہی ہیں۔
10. پی ایچ ایف ایم سی کی طرف سے ٹی بی کنٹرول پروگرام کے ساتھ ایم او یو سائن کیا ہے۔ جس کے تحت پانچ جنرل ہسپتالوں میں ون ونڈو ٹی بی کلینک قائم کئے جارہے ہیں۔
11. ضلع لاہور کے پانچ بنیادی مراکز صحت میں مریضوں کو چیک کرنے کا الیکٹرانک میڈیکل ریکارڈ بنایا جارہا ہے۔
12. پی ایچ ایف ایم سی کی طرف سے جنرل ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے سہولت ڈیسک بنائے گئے ہیں۔
13. پی ایچ ایف ایم سی نے جنرل ہسپتالوں اور رورل ہیلتھ سنٹروں کی صفائی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ایک پرائیویٹ فرم کی خدمات حاصل کی ہیں جس کے تحت 56خاکروب مع سامان صفائی24 گھنٹے تعینات ہیں۔
14. پی ایچ ایف ایم سی کے زیر انتظام ہسپتالوں میں تھرڈ پارٹی مانیٹرز کے ذریعے روزانہ کی بنیاد پر عملے کی موجودگی، عملے کی حاضری، ادویات کی فراہمی، یوٹیلٹیز اور مطلوبہ طبی آلات کی فعالیت کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

حلقہ پی پی-188 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز سے متعلقہ تفصیلات

1163: **چودھری افتخار احمد چھچھر**: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔188 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سی موجود ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی بصیر پور اور آر ایچ سی احمد آباد میں سٹاف اور ادویات نہ ہونے کے برابر ہیں؟

(ج) کیا حکومت آر ایچ سی بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں سٹاف اور ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی۔188 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بی ایچ یوز کی تعداد 12 اور آر ایچ سی کی تعداد 3 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔بی ایچ یوز:

کانی پور، رکن پورہ، فیض آباد، محمد نگر، روہیلہ، بھیلا گلاب سنگھ، اٹاری، گڈر ملکانہ، قادر آباد، جندراں کلاں، چشتی قطب الدین اور معروف ہیں۔

2۔ آر ایچ سیز:

بصیر پور، ہٹک، اور منڈی احمد آباد

(ب) یہ درست نہ ہے۔ آر ایچ سیز بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں سٹاف موجود ہے اور ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ج) آر ایچ سی بصیر پور اور آر ایچ سی منڈی احمد آباد میں سٹاف موجود ہے اور ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ادویات کی مسلسل فراہمی کے لئے حکومت پنجاب مزید اقدامات کر رہی ہے۔

فیصل آباد: آر ایچ سی ماموں کانجن سے متعلقہ تفصیلات

1304: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر ایچ سی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں جو ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور پتاجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس آر ایچ سی میں کون کون سی مشینری ہے اور کون کون سی خراب پڑی ہے؟

(د) کیا حکومت اس آر ایچ سی میں ڈاکٹرز کے روسٹر کی چیکنگ کرنے اور دیگر سٹاف کی حاضری کو باقاعدگی سے چیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا اس میں ادویات اور دیگر سہولیات آنے والے مریضوں کے مطابق ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت اس کو اپ گریڈ کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن 20 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) چار ایم بی بی ایس، ایک بی ڈی ایس (ڈینٹل) ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور ایک سیٹ ایس ایم او کی اور ایک سیٹ اے پی ایم او کی خالی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈاکٹرز کے ڈیوٹی روسٹرز اور دیگر سٹاف کی حاضری کی چیکنگ باقاعدگی سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیلتھ اور چیف ایگزیکٹو آفیسرز، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کرتے ہیں۔

(ہ) جو ادویات اور سہولیات ایک رورل ہیلتھ سنٹر میں ہونی چاہئیں، وہ سب رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں موجود ہیں۔

گجرات: میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ سے متعلقہ تفصیلات

1324: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات کب قائم ہوا، اس میں کتنی پوسٹیں ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان کو فوری پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ کیا ہے نیز اس ہسپتال میں کون کون سی مشینری موجود ہے، اس کی لسٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس میٹرنٹی سنٹر سے کچھ مشینری شفٹ کی گئی ہے اگر ایسا ہوا ہے تو جن لوگوں نے یہ مشینری شفٹ کی ان کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کا قیام مورخہ 11۔ جنوری 2010 کو بروز سوموار کو ہوا ہسپتال میں کل 35 پوسٹیں جن میں سے درج ذیل پانچ پوسٹیں خالی ہیں:

1۔ سینئر میڈیکل آفیسر (10) ماہ سے
2. گائناکالوجسٹ (2) سال سے
3. انیتھیٹیسٹ (7) سال 11 ماہ سے
4. چارج نرس
5. لیب اسسٹنٹ 7 سال 11 ماہ سے۔

(ب) جی ہاں! حکومت ان کو فوری پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ میں درج ذیل مشینری موجود ہے۔

1۔ ایکسرے مشین 2۔ الٹراساؤنڈ مشین
3۔ مائیکروسکوپ دو عدد 4۔ سینٹری فیوج مشین
5۔ آٹوکلیو سمال 6۔ آٹوکلیو ہیوی ڈیوٹی
7۔ سکر مشین دو عدد 8۔ کیمسٹری اینالائزر
9۔ ہاٹ ایئر اوون 10۔ الیکٹرک بوائلر وغیرہ۔

(ج) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کو عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال کی ملکیتی ایکسرے مشین عارضی طور پر دی گئی تھی جس کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن گجرات کے حکم پر مورخہ 14-11-2015 کو واپس عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات منتقل کر دیا گیا اور اس کی جگہ محکمہ صحت گجرات نے 09-08-2016 کو نئی ایکسرے مشین خرید کر میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کو فراہم کر دی ایکسرے مشین چونکہ عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات کی ہی ملکیت تھی اس لئے اس کو میٹرنٹی ہسپتال سے شفٹ کرنا کوئی غیر قانونی عمل نہ تھا لہٰذا مشین شفٹ کرنے کے معاملہ پر کسی کے خلاف کارروائی کا کوئی قانونی جواز نہیں بنتا تھا لہٰذا کارروائی نہ کی گئی۔

سول ہسپتال ڈنگہ (گجرات) سے متعلقہ تفصیلات

1325: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات میں کتنی اسامیاں پُر ہیں اور کتنی خالی ہیں، حکومت خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں ضرورت کی مشینری جو پی سی ون میں شامل تھی حکومت نے فنڈ بھی فراہم کئے تھے مگر خرید نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مشینری کی غیر موجودگی کی وجہ سے اس ہسپتال کے مریض دور دراز جا کر پرائیویٹ ہسپتال میں بہت زیادہ پیسے دے کر ٹیسٹ کرواتے ہیں؟

(د) کیا حکومت یہ مشینری اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات میں کل منظور شدہ اسامیاں 31 ہیں جس میں سے 27 اسامیاں پُر ہیں صرف چار اسامیاں

(1) سرجن (2) anesthetist

(3) چارج نرس (4) چوکیدار کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہ ہے ہسپتال میں ضروری مشینری خرید لی گئی ہے

(ج) جی نہیں یہ درست نہ ہے کیونکہ عوام کو ہسپتال میں موجود ایکسرے ٹیسٹ، ای سی جی اور لیبارٹری سے ٹیسٹوں کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(د) حکومت کی جانب سے درج ذیل مشینری سول ہسپتال ڈنگہ کو فراہم کر دی گئی ہے۔

1۔ ایمبولینس 2۔ ایکسرے مشین

3۔ ای سی جی 4۔ الٹراساؤنڈ مشین

5۔ ڈینٹل یونٹ 6۔ سی ٹی جی مشین

7۔ فیٹل ڈوپلر 8۔ سکر مشین

9۔ بے بی وارمر 10۔ ڈیجیٹل ویٹ مشین

11۔ اینستھیزیا مشین 12۔ اوٹی ٹیبل

13۔ اوٹی سیلنگ لائٹ 14۔ پلس آکسی میٹر

15۔ آٹوکلیو 16۔ کلینیکل مائیکروسکوپ

17۔ سینٹری فیوج مشین 18۔ کاوٹری مشین

19۔ سکشن مشین۔

رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن سے متعلقہ تفصیلات

1337: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن فیصل آباد کب بنایا گیا تھا؟

(ب) یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس میں کون کون سی اسامیاں کب سے کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس میں کون کون سی طبی مشینری اور آلات سرجری ہیں؟

(ہ) اس میں کس کس طبی مشینری اور دیگر سامان کی ضرورت ہے؟

(و) کیا اس میں کوئی ایمبولینس اور جنریٹرز ہیں؟

(ز) کیا حکومت اس سنٹر کی تمام خالی اسامیاں پُر کرنے اور اس کو تمام ضروری سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن فیصل آباد تقریباً 1972 میں بنا۔

(ب) یہ 20 بیڈ پر مشتمل ہے اس میں پانچ ڈاکٹرز ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. ڈاکٹر عزیر حسن (میڈیکل آفیسر BS-17)
2. ڈاکٹر جواد طارق (میڈیکل آفیسر BS-17)
3. ڈاکٹر عظمیٰ عندلیب (وومن میڈیکل آفیسر BS-17)
4. ڈاکٹر اسماء طفیل (وومن میڈیکل آفیسر BS-17)
5. ڈاکٹر رابعہ اشرف (ڈینٹل سرجن BS-17)

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مشینری اور آلات سرجری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس میں کس کس طبی مشینری اور دیگر سامان کی ضرورت ہے؟
جو مشینری اس سطح کے ہسپتال میں ہونی چاہئے وہ موجود ہے۔

(و) جنریٹر ہسپتال میں موجود اور چالو حالت میں ہے جبکہ تمام ایمبولینس سروسز 1122 کے پاس چلی گئی ہیں۔

(ز) ان میں سے کچھ خالی اسامیاں پروموشن کے ذریعے پُر کی جائیں گی۔ خالی اسامیاں بہت جلد پُر کر دی جائیں گی۔

رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن کے بجٹ 16۔2015 سے متعلقہ تفصیلات

1338: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن فیصل آباد کا سال 16۔2015 کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) اس سنٹر کو 15۔ دسمبر 2015 تک کتنی رقم اس مالی سال میں فراہم کی گئی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) اس سنٹرز کو بقایا رقم کب تک فراہم کر دی جائے گی؟

(د) جو رقم فراہم کی گئی ہے وہ کس کس مد میں خرچ ہوئی ہے؟

(ہ) کتنی رقم مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے پر خرچ ہوئی ہے؟

(و) اس میں روزانہ کتنے مریض علاج کے لئے آتے ہیں؟

(ز) کیا جو رقم اس رورل سنٹر کے لئے مختص کی گئی ہے وہ کافی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن کا مالی سال 16-2015 کا بجٹ عملہ کی تنخواہوں کے علاوہ 40 لاکھ تھا۔

(ب) اس سنٹر کو 15۔ دسمبر 2015 تک بجٹ کی تمام رقم وصول ہو گئی۔

(ج) بقایا کوئی رقم نہ تھی۔

(د) چالیس لاکھ ادویات کی خریداری پر اور باقی رقم دوسری ضروریات جیسا کہ POL، مشینری اور دوسرے سامان کی مرمت، ایکسرے فلمیں اور دیگر ضروریات وغیرہ۔

(ہ) چالیس لاکھ مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے پر خرچ ہوا۔

(و) روزانہ 300 مریض آتے ہیں۔

(ز) یہ مریضوں کی تعداد کے حساب سے کافی ہے۔

تحصیل تونسہ میں سرکاری ہسپتالوں اوران میں تعینات ڈاکٹرز کی تفصیلات

1360: خواجہ محمد نظام المحمود: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں اوران میں تعینات ڈاکٹر کی تفصیل بلحاظ عہدہ فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

.1	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال	01
.2	رورل ہیلتھ سنٹر	02
.3	بنیادی مرکز صحت	15
	ٹوٹل	18

ان میں تعینات ڈاکٹرز بلحاظ عہدہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ: محکمہ صحت کے کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کا مسئلہ

1396: سردار شہاب الدین خان: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت مظفر گڑھ میں کتنے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، سٹاف نرسز، ڈسپنسرز، ایل ایچ ویز اور مڈ وائفز کنٹریکٹ اور مستقل بنیادوں پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے 2013 میں کنٹریکٹ پیرا میڈیکل سٹاف کو مستقل کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ مگر اڑھائی سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود محکمہ

صحت ضلع مظفر گڑھ کے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے پیرا میڈیکل سٹاف کو مستقل نہ کیا جا سکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈسپنسر، ایل ایچ ویز، مڈوائف اور دیگر پیرا میڈیکل سٹاف کے مستقل ہونے کی فائل گزشتہ ایک سال سے ڈی سی او مظفر گڑھ کے پاس پڑی ہے جس پر تاحال کوئی کارروائی نہیں ہوئی؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سٹاف کو نوٹیفکیشن کے تقریباً اڑھائی سال گزر جانے کے باوجود مستقل نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے نیز ان ملازمین کو کب تک مستقل کیا جائے گا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ صحت مظفر گڑھ میں درج ذیل ملازمین ایڈہاک پر کام کر رہے ہیں:

1.	میڈیکل ڈاکٹر	52
2.	وومن میڈیکل ڈاکٹر	26
3.	مڈوائف	21
4.	چارج نرس	47
5.	ایل ایچ وی	Nil
6.	ڈسپنسر	Nil

(ب) تمام پیرا میڈیکل سٹاف کو ریگولر کر دیا گیا اور تمام لوگوں کو آرڈرز تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع مظفر گڑھ کے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈسپنسر، ایل ایچ ویز، مڈوائف اور دیگر میڈیکل سٹاف کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(د) تمام پیرا میڈیکل سٹاف کو ریگولر کر دیا گیا ہے اور تمام پیرا میڈیکل سٹاف کو ریگولر کے آرڈر دے دیئے گئے ہیں۔

سول ہسپتال ڈسکہ کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

1465: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا سول ہسپتال ڈسکہ کو ڈی ایچ کیو لیول یا ڈی ایچ کیو ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا ہے یا نہیں؟

(ب) اگر سول ہسپتال ڈسکہ کو ڈی ایچ کیو لیول کا درجہ دے دیا گیا ہے تو کس تاریخ سے یہ درجہ دیا گیا ہے مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ کو ڈی ایچ کیو لیول یا ڈی ایچ کیو ہسپتال کا درجہ نہیں دیا گیا۔ البتہ گورنمنٹ نے 2006 میں بیڈز کی تعداد بڑھا کر 179 کر دی ہے۔

(ب) سول ہسپتال ڈسکہ ایک THQ لیول 179 Beds کا ہسپتال ہے اور اسے DHQ ہسپتال کا درجہ نہیں دیا گیا۔

پی پی۔200 ملتان کی ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو بنانے کی تفصیلات

1471: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔200 ملتان میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سی ہیں؟

(ب) کیا حکومت پی پی۔200 کے میں ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پی پی۔200 ملتان میں 13 بنیادی مراکز صحت اور ایک رورل ہیلتھ سنٹر (RHC) کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. رورل ہیلتھ سنٹر مردان پور بوسن
2. بنیادی مرکز صحت، پیراں غائب
3. بنیادی مرکز صحت، درانہ لگانہ
4. بنیادی مرکز صحت، جہانگیر آباد
5. بنیادی مرکز صحت، جھوک وینس

6. بنیادی مرکز صحت، متی تل
7. بنیادی مرکز صحت، کھیڑا آباد
8. بنیادی مرکز صحت، پچ خسرو آباد
9. بنیادی مرکز صحت، رسول پور
10. بنیادی مرکز صحت، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی
11. بنیادی مرکز صحت، لطف آباد
12. بنیادی مرکز صحت، بنڈہ سندیلہ
13. بنیادی مرکز صحت، نواب پور
14. بنیادی مرکز صحت، قاسم بیلہ

(ب) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی(DHA)، ملتان نئی معرض وجود میں آئی ہے اور ہر یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسینیشن کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1480: **ڈاکٹر عالیہ آفتاب**: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کتے کے کاٹنے کے بعد لگنے والا انجکشن تمام سرکاری ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں مریضوں کو مفت لگانے کی ہدایات ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا انجکشن مفت لگایا جارہاہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ دُرست ہے کہ کتے کے کاٹنے سے لگنے والا انجکشن (ویکسین) تمام سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو مفت لگانے کی ہدایات ہیں۔

(ب) جی ہاں! محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین بالکل مفت لگائی جارہی ہے۔

اوکاڑہ:بی ایچ یو فیض آباد میں میڈیکل آفیسر کی تعیناتی

1483:**ملک محمد وارث کلو**: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں عرصہ 10 سال سے کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بی ایچ یو چک فیض آباد میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے، رہائشی کوارٹروں کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مختلف ادوار میں ڈاکٹرز تعینات رہے ہیں اب بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹر ناصر اقبال (میڈیکل آفیسر) بی ایچ یو فیض آباد میں مورخہ 2017-05-06 سے تعینات ہے اور عوام بنیادی سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ب) ڈاکٹر ناصر اقبال میڈیکل آفیسر بی ایچ یو فیض آباد میں تعینات ہے۔ اور جیسے ہی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کو گورنمنٹ کی طرف سے بلڈنگ مرمت کے فنڈز فراہم ہوں گے رہائشی کوارٹروں کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

تحصیل ڈسکہ:حلقہ پی پی۔130 کے آر ایچ سی اور بی ایچ یوز کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

1557:**ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)**: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل ڈسکہ حلقہ پی پی۔130 میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سی کو یکم جون 2013 سے آج تک اپ گریڈ کیا گیا ہے نیز کیا حکومت اس حلقہ کے مزید کسی بی ایچ یو یا آر ایچ سی کو اپ گریڈ کرنے

کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک حکومت حلقہ پی پی۔130 میں آر ایچ سی یا بی ایچ یو کو اپ گریڈ کر دے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

تحصیل ڈسکہ حلقہ پی پی۔130 میں پانچ بی ایچ یو ہیں اور کوئی آر ایچ سی نہ ہے۔ یکم جون 2013 سے اب تک کوئی بی ایچ یو اپ گریڈ نہیں ہوا اور نہ ہی اپ گریڈ ہونے کی کوئی سکیم چل رہی ہے۔

حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سی میں تعینات سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

1593: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں کتنے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور کتنی سرکاری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) جملہ بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں کتنا سٹاف اور کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی۔130 میں (6) بنیادی مراکز صحت اور ایک رورل ڈسپنسری ہے۔

(ب) گورنمنٹ کی منظور شدہ اسامیاں کے مطابق (6) BHUs 6 ڈاکٹرز اور 66 کے قریب پیرامیڈیکل اور الائیڈ سٹاف کام کر رہا ہے ایک رورل ڈسپنسری میں (4) پیرامیڈکل و الائیڈ سٹاف کا عملہ کام کر رہا ہے۔

ضلع فیصل آباد تحصیل سمندری چک نمبر 441 میں ڈسپنسری

کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1818: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد چک نمبر 441 گ،ب سادھانوالہ یونین کونسل نمبر 127 میں ایک ڈسپنسری کی عمارت تعمیر کی گئی ؟

(ب) اس عمارت کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عمارت کی تعمیر کے چھ سال بعد بھی ڈسپنسری میں ڈاکٹر اور ڈسپنسر تعینات نہیں ہوئے ؟

(د) حکومت کب تک ڈاکٹر اور ڈسپنسر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چک نمبر 441 گ،ب سادھانوالہ یونین کونسل نمبر 127 میں رانا محمد فاروق سعید خان سابقا ایم این اے نے ایک ڈسپنسری تعمیر کروائی تھی۔

(ب) اس ڈسپنسری کی تعمیر محکمہ صحت کے ذریعے نہ ہوئی ہے جبکہ سابقا ایم این اے نے اپنے فنڈ سے خود ہی محکمہ بلڈنگ کے ذریعے تعمیر کروائی۔ جس کی وجہ سے محکمہ صحت کے پاس اس کی منظور شدہ لاگت نہ ہے۔ تاہم بتایا جاتا ہے کہ تقریباً پانچ لاکھ لاگت آئی۔ یہ عمارت نہ تو محکمہ صحت نے بنوائی ہے اور نہ ہی اس کی handover کی گئی ہے۔

(ج) چونکہ اس ڈسپنسری کی تعمیر محکمہ صحت کے ذریعے نہ ہوئی ہے اس لئے یہاں کوئی ڈاکٹر اور ڈسپنسر تعینات نہ ہو سکا۔

(د) چونکہ یہ ڈسپنسری محکمہ صحت کے کنٹرول میں نہ ہے اس لئے محکمہ صحت اس بارے مناسب جواب دینے سے قاصر ہے۔

نارووال: ڈی ایچ او کی تعیناتی اور قابلیت سے متعلقہ تفصیلات

1821: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ او کی تعیناتی کے لئے کیا تجربہ اور تعلیمی قابلیت درکار ہے؟
(ب) کیا ڈی ایچ او، نارووال مطلوبہ تجربہ اور تعلیمی قابلیت کا حامل ہے؟
(ج) یہ کب سے اس جگہ پر تعیناتی ہے کتنی دفعہ اس کو یہاں سے ٹرانسفر کیا گیا ہے ہر دفعہ تبادلہ منسوخ ہونے کی وجوہات بتائیں؟
(د) آفیسر موصوف کا ڈومیسائل کس ضلع کا ہے کیا وہ اپنا ہی ضلع میں تعینات رہ سکتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے آفیسر موصوف کا نارووال میں ایک پرائیویٹ ہسپتال چلا رہا ہے جس پر شام کے وقت افسر موصوف بطور ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں؟
(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پرائیویٹ ہسپتال میں زیادہ تر ملازمین بھی محکمہ صحت نارووال میں سرکاری ملازم ہیں؟
(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پرائیویٹ ہسپتال میں زیادہ تر طبی آلات، مشینری اور ادویات بھی سرکاری ہیں جن پر سے سرکاری لیول اتار دیئے گئے ہیں حکومت اس بابت کسی اعلیٰ آفیسر سے انکوائری کروانے اور ذمہ دار کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):
(الف) ڈی ایچ او، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت MBBS اور اس کے ساتھ MPH یا DPH کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ انتظامی امور نبٹانے کا تجربہ ہونا چاہئے۔
(ب) جی ہاں! ڈی ایچ اوڈ نارووال کی تعلیمی قابلیت MBBS ہے اور اس کے ساتھ 2010 سے MPH بھی کیا ہوا ہے۔ مارچ 1992 سے MO بطور انچارج ہیلتھ فیسیلٹی کام کرتے رہے ہیں اس کے علاوہ بطور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر تقریباً عرصہ تین سال کام کیا ہے۔
(ج) ان کی موجودہ تعیناتی ضلع نارووال میں بطور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر 26-12-2014 سے ہے، اس سے پہلے یہ 13-12-2011 سے 25-05-2012 تک اس عہدے پر تعینات رہے ہیں۔ ان کا تبادلہ ضلع نارووال کے علاوہ کسی دوسرے ضلع میں کبھی نہیں ہوا ہے۔

(د) ان کا ڈومیسائل ضلع سیالکوٹ کا ہے، نارووال ضلع جولائی 1991 میں بنا، اس سے پہلے نارووال ضلع سیالکوٹ کی ایک تحصیل تھا ان کا ڈومیسائل جولائی 1991 سے پہلے ضلع سیالکوٹ کا بنا ہوا ہے۔

(ہ) ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نارووال کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ڈاکٹر ہیں جو کہ ظفروال میں ایک پرائیویٹ کلینک چلا رہے ہیں اور یہ تینوں گورنمنٹ جاب میں نہیں ہیں، شام کے وقت ڈی ایچ او بھی اس کلینک میں وقت دیتے ہیں۔ڈی ایچ او تنخواہ کے ساتھ نان پریکٹس الاؤنس نہیں لے رہے ہیں۔

(و) نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ ان کے پرائیویٹ ہسپتال میں کوئی سرکاری ملازم کام نہیں کر رہا ہے۔

(ز) نہیں! یہ درست نہیں ہے ان کے پرائیویٹ ہسپتال میں کسی بھی قسم کا کوئی سرکاری طبی آلات، مشینری یا ادویات استعمال نہیں ہو رہی ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کو ریگولر کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر جو 1700 کی تعداد میں پنجاب کے اندر serve کر رہے ہیں۔ انہوں نے مال روڈ پر کیمپ لگایا وہ ایک دن اور رات بھی یہاں رہے۔ وہ سارے کے سارے ماسٹرز ہیں، ایم فل ہیں اور کچھ پی ایچ ڈیز بھی ہیں۔ دس سال سے کنٹریکٹ پر serve کر رہے ہیں۔ اب اُن کا حق بنتا ہے کہ اُن کو regularize کر دیا جائے۔ میں نے بھی جا کر اُن سے بات کی ہمارے وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان اور وزیر سپیشل ایجوکیشن چودھری محمد شفیق نے

اُن سے dialogues کئے میں بھی ساتھ تھا پھر میں چلا گیا۔ غالباً بعد میں وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر خواجہ عمران نذیر نے بھی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اب دس سال کے بعد اُن کو کسی ٹیسٹ کے اندر ڈالیں گے۔ این ٹی ایس کا ٹیسٹ لیں گے اس طرح کے process میں ڈالیں گے جو رہ جائیں گے وہ کسی اور سروس میں جانے کے قابل نہیں ہیں ان لوگوں نے کام کیا ہے، deliver کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے بہت ہی دردمندانہ التماس ہے کہ یہ subject دوسروں کا ہے لیکن انہوں نے پہلے بھی dialogue کیا ہے براہ کرم رحم دلانہ معاملہ کریں ان کو اگلے بجٹ کے اندر regularized کرنے کا کوئی عندیہ دے دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو ان کے بعد اجازت دیتا ہوں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے ایک ڈیڑھ منٹ اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں جس معاملہ کی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر پچھلے دور حکومت 07-2006 میں بھرتی ہوئے تھے۔ یہ ایک اچھی کاوش کی گئی تھی لیکن ہوا یہ کہ جب ان کو بھرتی کیا گیا تو ان کی minimum qualification ماسٹرز رکھی گئی جو کہ technical qualification بالکل نہیں بنتی بدقسمتی یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر کو وہ کام نہیں آتا جس کے لئے ان کو بھرتی کیا گیا تھا۔ یہ بات بالکل جائز ہے کہ ان کو دس سال ہو گئے، یہ بھی بات بالکل جائز ہے کہ اب وہ overage ہو گئے ہیں اگر وہ آج نکلتے ہیں تو کہیں اور نوکری بھی نہیں کر سکتے لیکن مجھے آج اس ایوان سے بھی یہ پوچھنا ہے اور میڈیا کے دوستوں سے بھی پوچھنا ہے کہ اس ملک میں یہ کلچر کیوں develop ہوتا جا رہا ہے کہ جب ہم اپنی مرضی کی بات منوانا چاہیں ہماری شرائط پر ہماری بات نہ مانی جائے تو ہم یہاں باہر آکر دھرنا دے دیں اور پھر ہم کہیں کہ ہم سے مذاکرات کئے جائیں اور ہم آپ کو بلیک میل کرتے ہیں

آپ ہماری تمام شرائط کو تسلیم کریں۔ اگر کسی کی qualification ہی relevant نہیں بنتی تو پھر مجھے بتائیں اُس کے اوپر بات کرنے کا کسی کو کیا حق پہنچتا ہے جو ٹیسٹ کی بات کی گئی میں اس ایوان کو بتا رہا ہوں کہ میں اُن کو ریگولر کرنے کا سب سے بڑا حامی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو اُن سے مل کر یہ بات کرنی چاہئے کہ آپ کو جو حق بنتا ہے وہ ہم حق دینے کے لئے تیار ہیں ہم بلاوجہ آپ کو۔۔۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ چاہئے میں معزز ممبر کے سوال کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو wind up کریں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہم اُن کو بالکل ریگولر کرنے کو تیار ہیں شرط صرف یہ رکھی گئی کہ یہ گریڈ 17 کی اسامی پر کنٹریکٹ پر تھے گریڈ 17 تک پہنچتے پہنچتے لوگوں کے بال سفید ہو جاتے ہیں گریڈ 17 کی اسامی پر اس طرح سے بھرتی نہیں کی جاسکتی جب تک آپ پبلک سروس کمیشن سے نہ گزریں، جب تک آپ NTS کا exam نہ دیں۔ ہم نے ان کی آسانی کے لئے ایک سو صفحے کی بُک ڈیزائن کی ہے۔ یہ سو صفحہ وہی ہے جس کا وہ دس سال سے کلیم کر رہے ہیں کہ ہم یہ کام کرتے آ رہے ہیں۔ دس سال سے جو بندہ یہ کام کر رہا ہے اس کی ہم ٹریننگ بھی کرا رہے ہیں وہ سو صفحے کی بُک پڑھے، اس کا ٹیسٹ دے ہم چھ چانس دینے کو تیار ہیں۔ اب اگر کوئی سو صفحے کی بک میں چھ چانس کے باوجود بھی پاس نہ ہو۔۔۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔ جی، اب محترمہ شمیلہ اسلم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 اور

مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

1. The University of Sialkot Bill 2018 (Bill No.9 of 2018)
2. The University of Narowal Bill 2018 (Bill No.10 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب جناب غضنفر عباس چھینہ مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات 3158، 3620، 8474 اور 8825
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب غضنفر عباس چھینہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 3158، 3620، 8474 اور 8825 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 3158، 3620، 8474 اور 8825 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 3158، 3620، 8474 اور 8825 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈیرہ غازی خان کے میڈیکل کالج میں ٹرائبل ایریا کے طالب علموں کے لئے دس فیصد کوٹا کا مطالبہ

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کے شہر میں غازی میڈیکل کالج ہے اس کے لئے tribal کے لئے 10 فیصد کوٹا چاہئے۔ ہمارا پورے علاقے کی سائیڈوں پر چونکہ tribal belt ہے اور tribal area میں کسی قسم کی کوئی آسائشیں، تعلیم، پڑھائی وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کا تعلیمی

معیار وہ نہیں ہوتا جو شہروں میں ہوتا ہے۔ اگر ان کے لئے خصوصی کوٹا مل جاتا تو ہماری بہنیں، بھائی اور بچے بھی ویسی ہی تعلیم حاصل کرتے جیسے ہمارے میدانی علاقے کے لوگ حاصل کرتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کا مطالبہ بالکل جائز ہے میں اس کو سیکنڈ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ سب کی ہمدردیاں ہوں گی پہلے منسٹر صاحب کی بات سنتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلے میں یہ وضاحت کروں گا کہ یہ میڈیکل ایجوکیشن اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی domain ہے جس کے خواجہ سلمان رفیق منسٹر ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ ضرور apprise کرنا چاہوں گا کہ جس طرح سے بلوچستان اور باقی صوبوں کے لئے ہم نے سیٹیں رکھی ہوئی ہیں، میں معزز ممبر کی بات سے agree کرتا ہوں میں خواجہ سلمان رفیق سے خود بھی بات کروں گا اور سفارش کروں گا کہ ہارڈ ایریا کی کوئی پالیسی بنائیں تاکہ ان کے ایریا کے بچے accommodate ہو سکیں۔

جناب سپیکر: ذرا خصوصی خیال کیا جائے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پچھلے آٹھ دن سے وہ بچے strike پر ہیں اور روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ وہاں کسی کو حکم فرمادیں کہ ان کو مطمئن کر دیں کیونکہ وہ بے چارے سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ابھی خواجہ سلمان رفیق کو خود اس کی اطلاع دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس معاملے کو resolve بھی کریں۔

جناب سپیکر: اب اجلاس جمعہ کو ہو گا اس سے پہلے آپ کو سارا کچھ لے کر آنا چاہئے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر میرے سے relevant نہیں تھا بلکہ وہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر سے متعلقہ تھا۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس میں محنت کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر ان سے متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ اپنی چیئر سے متعلقہ سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب کو آرڈر کر دیں کہ اس مسئلہ کو فوری طور پر دیکھیں تا کہ جو بچے اور بچیاں سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کا مسئلہ حل ہو سکے۔ بجائے یہ کہ خواجہ عمران نذیر ان کو message دیں آپ اپنی چیئر سے ایک message convey کر دیں کہ وہ کل ہمارے ایم پی اے خواجہ محمد نظام المحمود کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ محمد نظام المحمود کے ساتھ متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری اور منسٹر صاحب مل بیٹھ کر اس معاملے کو حل کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کل کا کوئی ٹائم رکھ دیں۔

جناب سپیکر: کل اجلاس تو نہیں ہو گا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! وہاں بچے روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم کل آجائیں گے۔

جناب سپیکر: پھر تو یہ ضروری ہے۔ کل 11 بجے میرے چیمبر میں آجائیں وہاں بیٹھ کر بات ہو گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ اس کو نوٹ کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈی ایچ کیو ساہیوال کے لئے خریدے گئے ایکوئپمنٹ کو استعمال میں لانے کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں خواجہ عمران نذیر تشریف فرما ہیں۔ یہاں ساہیوال ڈی ایچ کیو کی بات ہوئی ہے وہاں کافی ساری ڈویلپمنٹ ہوئی ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور بہت سارے نئے equipment بھی آچکے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ اس ہسپتال کے ایم ایس کو ہدایت فرمادیں کہ ان کی seals کھول دیں تاکہ وہ equipment استعمال ہوں۔ پچھلے چار پانچ مہینے سے کوئی equipment استعمال نہیں ہو رہا ہے اور ہارٹ کے وارڈ میں ECO کی سہولت بھی نہیں ہے جو بہت ضروری ہے۔ براہ مہربانی اس پر بھی دھیان دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ اس ہسپتال کا نام بتادیں میں سن نہیں سکا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! وہ ساہیوال میں ڈی ایچ کیو ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا ہسپتال ہے، وہ ٹیچنگ ہسپتال ہے اور وہ میری domain نہیں ہے وہ خواجہ سلمان رفیق کی domain ہے۔ اس میں تھوڑی سی confusion ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ وہاں تک بات پہنچ جائے کہ seals کھول دیں تاکہ وہ equipment استعمال ہو سکے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں خواجہ سلمان رفیق کو convey کر دیتا ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بھچر صاحب!

کاشتکاروں کو گنےّ کی مقررہ قیمت دلانے کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ پچھلے دنوں شوگر کین پر یہاں بڑی تفصیلی بحث ہوئی ہے۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ 158 سے 140 روپے پر ملوں کا ریٹ آ چکا ہے۔ میں نے اس وقت بھی یہ عرض کیا تھا کہ یہ مافیا ہے اگر ہم اس کو نہیں روک سکتے تو پھر ان کے سامنے ہاتھ کھڑا کر دیں۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ لا رہا ہوں کہ یہ ظلم ہو رہا ہے۔ مل والے 180 روپے کی CPR کاٹ کر کاشتکاروں کو 140 روپے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ اگر اس کا کوئی سدّباب نہیں ہو سکتا تو کم از کم ان کو کھلا چھوڑ دیں کہ ٹھیک ہے پھر کاشتکار اپنے گنے کو آگ تو لگائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات سنیں آپ کی طرف سے جواب آئے گا۔ یہاں متعلقہ منسٹر تو نہیں ہیں وہ شوگر کین کی بات کر رہے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! کل بھی منسٹر صاحب تشریف فرما تھے اور میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت ریٹ 140 روپیہ ہے اور جب وہ 158 روپے پر لے رہے تھے تو ہمارے منسٹر صاحبان نے دورے کئے تھے اس وقت کوئی معاملات settle ہو گئے تھے۔ اب ایک ہفتے سے گنےّ کا ریٹ 140 روپے ہو گیا ہے۔ میں اس وقت ملوں کے نام بتا سکتا ہوں۔ میانوالی میں ایک مل ہے، خوشاب میں مل ہے اور یہاں میرے معزز ممبر ملک وارث کلو تشریف فرما ہیں وہاں اس وقت مڈل مین 140 سے 145 روپے تک لے رہے ہیں۔ وہ کاشتکاروں کے پاس جاتے ہیں اور ان کو پیسے بھی دے رہے ہیں۔ اب مل والوں نے بھی 140 روپے ریٹ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ کم از کم جو اُس وقت بات ہوئی تھی کہ ہم 158 تا 160 تک ملوں کو پابند کریں گے اس پر تو ان کو پابند کیا جائے۔ اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو کسان گنےّ کو تو کیا خود اپنے آپ کو آگ لگا لیں گے۔

جناب سپیکر: ہر طرف یہ اعتراض ہے مجھے اس بات کا پتا ہے۔ فوڈ منسٹر صاحب کو پابند کیا جائے کہ وہ جمعہ کے روز تشریف لائیں کیونکہ اب اجلاس جمعۃ المبارک کو ہوگا تو وہ یہاں ایوان میں تشریف لائیں۔ کاشتکاروں کو جو تکلیف ہے اسے سنیں، اس کا جواب اچھے طریقے سے دیں اور اس معزز ایوان کو مطمئن کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سیکرٹری فوڈ کو بھی پابند کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، فوڈ منسٹر اور سیکرٹری فوڈ دونوں تشریف لائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوموار والے دن رکھ لیں تو آپ کی مہربانی ہوگی کیونکہ دو دن کے بعد واپس آنا ذرا مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: شاہ جی! اس طرح لمبا ہو جائے گا۔ بہرحال اس کو دیکھ لیں گے اگر کرنا پڑا تو کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں گنّا 80,90 روپے میں مڈل مین کسانوں سے لے رہے ہیں۔ یہ تو 140 کو رو رہے ہیں میں 80,90 کو رو رہا ہوں۔ بہاولپور میں "اشرف شوگر مل" کے کارندے 80,90 روپے کلو لوگوں سے خریدتے ہیں اور چھوٹا کسان پریشان ہے۔۔

جناب سپیکر: 80,90 روپے کلو نہیں بلکہ من ہے۔ یہ تو پھر بہت اچھی بات ہے اگر 80,90 روپے فی کلو خریدیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گنّا سٹور ہو نہیں سکتا اور اس وقت گنّے کے کاشتکاروں کو سخت exploitation ہے۔ گنّے کے کاشتکاروں کو ان کا حق دلوانے میں حکومت بُری طرح ناکام ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی اس کو ذرا seriously لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے انہیں گزارش کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بس، اس پر مزید محنت کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چھوٹا سا پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے سینئر فنکاروں کو امدادی چیکس دینے کا ایک initiative شروع کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہی ہیں؟

سینئر فنکاروں کو امدادی چیک دینے کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے سینئر فنکاروں کو ہر مہینے امدادی چیکس دینے کا ایک initiative شروع کیا تھا اور اس کے لئے بجٹ میں 8 کروڑ روپے بھی رکھے گئے تھے مگر گزشتہ چار مہینوں سے ان کو کوئی چیک نہیں ملا اور ان کے گھروں میں فاقوں کی نوبت آ گئی ہے، دو سینئر فنکاروں کی death ہو گئی ہے اور proper علاج نہیں ہو سکا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کوئی رولنگ دیں یا کوئی instructions دیں کہ وہ چیکس جو ان کے حق ہیں ان کو ملنے شروع ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے شاید پچھلے دنوں دیکھا نہیں ہے، یہ جتنے بھی سینئر فنکار ہیں ان سب کی help کی جا رہی ہے، recently ابھی محترمہ ناہید اختر کو بھی ایک کروڑ روپے کا چیک دیا گیا ہے اور یہ میڈیا میں بھی telecast ہوا ہے۔ باقی جو ان کی treatment ہے، جس طرح باقی ہمارے فنکار ہیں اور جو کہ ہمارا اثاثہ ہیں ان کے لئے ہمارے ہسپتالوں میں فری treatment کے آرڈر چلے گئے ہیں اور محکمہ ہیلتھ والوں نے آرڈر کئے ہوئے ہیں۔ اگر کہیں بھی کوئی کمی بیشی ہو گی تو اس کو بھی ہم ضرور پورا کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خیر، خیر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ سے پہلے بھی request کی ہے اور میں دوبارہ ذرا مودبانہ request کروں گا کہ اس مسئلے کو serious لیں، ان تحاریک التوائے کار کے جواب کا اس معزز ایوان پر قرض رہ جاتا ہے۔ اسمبلی کا tenure بہت کم رہ گیا ہے تو at least اس کا کوئی mechanism بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کے جواب آئے نہیں ہیں کہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ چار دن چھٹی کرنے کی بجائے یہ بزنس wind up کروا دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ جمعہ کو ان کا جواب لیں گے جو جو تحاریک التوائے کار پڑھی گئی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس پر کوئی مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اور میں بیٹھ جائیں گے، وہاں بیٹھ کر مسئلے کو حل کریں گے۔ (قہقہے)

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں، آپ کی تحریک التوائے کار ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ ایسے ناں کریں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 52/2018 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چلیں! وہ خود اس میں interested نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 75/2018 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں کیونکہ وہ بیمار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میرے پاس تو کوئی ایسی چیز نہیں آئی لیکن اگر وہ بیمار ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2018/78 جناب شوکت حیات بوسن کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2018/79 عبدالرؤف مغل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چلیں! جی یہ بھی گیا۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2018/82 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ یہ پہلے پڑھی نہیں گئی؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے۔

ادویات کی قیمتوں میں بے جا اضافہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 31۔ دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق ادویات کی قیمتوں میں اضافہ، ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان سے 65 ہزار روپے ادویات کی رجسٹریشن اور قیمتوں کا ریکارڈ غائب ہو گیا۔ ویب سائٹ پر صرف 20 ہزار ادویات کی رجسٹریشن کا ریکارڈ موجود، قیمتوں کا تعین کئے بغیر 4.16 فیصد قیمتیں بڑھا دی گئیں۔ حیران کن امر یہ ہے کہ ڈریپ نے سابق قیمتوں کا جائزہ لئے بغیر مزید قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی کنزیومر پرائس انڈکس اکتوبر 2017 کے مطابق صرف ایک ماہ کے دوران ادویات کی قیمتوں میں 15.68 فیصد اضافہ کیا گیا۔ اب موجودہ جو قیمت 4.16 فیصد بڑھائی گئی ہے۔ اس پر خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس سال تقریباً ادویات قیمتوں میں 30 فیصد اضافہ ممکن ہے۔ حیران کن اور افسوسناک امر یہ ہے کہ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان (ڈریپ) کے پاس 85 ہزار ادویات رجسٹرڈ ہیں مگر ذرائع کے مطابق ڈریپ کے ریکارڈ میں خُورد بُرد ہونے کے باعث یا تو ریکارڈ ضائع ہو گیا ہے یا گم ہو چکا ہے جس کے باعث ڈریپ نے اپنی ویب سائٹ پر تحریری طور پر لکھا دیا تھا کہ تمام فارماسیوٹیکل ادارے جس قیمت پر مارکیٹ میں ادویات سیل کر رہے ہیں وہ اپنی قیمتوں سے

ڈریپ کو آگاہ کریں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلقہ قراردادیں ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کتنی دیر بات کرنی ہے، یہ ایوان سب کی باتیں سننے کے لئے ہے۔ اس پر سب کا حق ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے قرارداد کے بارے میں بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی کس بارے میں بات ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے قرارداد پر بات کرنی ہے کہ کیسی قرعہ اندازی ہوتی ہے کہ بعض ممبران تو اتنے خوش قسمت ہیں کہ کوئی week نہیں جاتا ہے کہ ان کی قرارداد نہ آتی ہو۔ وہ چاہے related ہو، پاس ہو چکی ہو، اس پر implement ہو رہا ہو لیکن ان کی دیگر۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ اس بات کو چیلنج کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! نہیں لیکن میں جو قراردادیں دیتی ہیں، میری تو قسمت میں ہے ہی نہیں کہ وہ لکی ڈرا میں نکل آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، محترمہ! کوئی طریق کار ہوتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ طریق کار بتادیں یہ کس طریقے سے قرعہ اندازی ہے کہ بعض ممبر کی تو ہر week پر قراردادیں آئی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو further دیکھ لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جناب احمد خان بھچر کی قرارداد ہر week پر آتی ہے ان کے پاس کوئی خصوصی پُڑیا ہے وہ ہمیں بھی بتادیں۔

قراردادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر:۔جی، اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے آبی ذخائر تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے نئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے نئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اسے تھوڑا سا detail میں جواب دینا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زراعت کی ترقی کے لئے نئے آبی ذخائر بنانا نہایت ضروری ہیں۔ ابھی پاکستان میں دریاؤں کا full flow 145 ملین ایکڑ فٹ ہے۔ جس میں سے 103 ملین ایکڑ فٹ زراعت اور دیگر ضروریات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔۔۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ان کو اپنی بات کر لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بعد میں بتا دیں۔ پہلے ان کی تقریر سن لیں کہ وہ اس بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم پنجاب میں 56 سمال ڈیم بنا چکے ہیں اور جو باقی بڑے ڈیمز ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ کو اس بارے میں لکھا جائے گا جو 50 فٹ سے اوپر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کی بات کی تائید کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جی، بالکل کیوں نہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! پھر بات کر لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس بارے میں صرف اتنا عرض کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مخالفت نہیں ہوئی ہے، انہوں نے آپ کی قرارداد کی مخالفت نہیں کی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ایک دو چیزیں عرض کروں گا۔ ایک تو نام اگر مجھے دے دیں، ایک تو میرا میانوالی ڈسٹرکٹ ہے، میرے اریگیشن منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور ماشاءاللہ کام بھی وہاں پر کر رہے ہیں۔ اس میں جو ہمارا hard area ہے، اس میں جو ہمارا Hill area ہے ابھی وہاں پر کافی vacuum ہے اور یہاں پر ڈیمز بن سکتے ہیں۔ ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور میں ان کو appreciate کرتا ہوں، یہ اریگیشن منسٹر صاحب ادھر کام کر رہے ہیں لیکن اس میں یہ ہے کہ ہمارے ایریے میں دو قسم کے پانی کے resources ہیں ایک کی depth آٹھ سو فٹ ہے اور وہاں پر ٹربائین سے پانی آتا ہے اور

ایک بارشی پانی وہاں پر کھڑا ہو جاتا ہے، ایک ادھر نمل ڈیم ہے جو کہ انگریز کے زمانے کا ہے۔ وہاں پر ہوا یوں ہے کہ انہوں نے ڈیم کو ٹھیکیداروں کے سپرد کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ کم از کم وہ مچھلی کے ٹھیکیداروں سے اس ڈیم کی جان چھڑوا دیں کیونکہ وہاں پر جب پانی ایک لیول پر آتا ہے تو پانی بند کر دیا جاتا ہے۔ اس بات کا منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے کہ ایریا موسیٰ خیل، موضع بازار اور وہ ایریا اسی نمل ڈیم کے پانی سے چل رہے ہیں۔ آج کے موسم میں گندم کو آگے دو تین پانی لگنے ہیں تو انہوں نے پانی روک دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک certain level سے پانی کو نیچے نہیں لے جاسکتے کیونکہ انہوں نے مچھلی کا ٹھیکہ دیا ہے۔ اگر اس کو مچھلی ٹھیکیداروں سے آزاد کرا دیا جائے اور اس کو آزاد کرا کر purely ایگریکلچر میں لایا جائے تو میرے خیال میں میانوالی کا جو hard area ہے اس کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔ ہمارے چونکہ مقامی منسٹر ہیں ان کو بھی وہاں کے لوگ بڑی دعائیں دیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو بہتر جانتے ہیں بہ نسبت کسی اور کے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جی، بالکل۔ جس طرح بھچر صاحب نے بات کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری جو پنجاب گورنمنٹ ہے اور خاص طور پر جو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں جتنے سمال ڈیمز ہیں، وہ پچاس فٹ سے نیچے جتنا بھی cover ہوتا ہے اس میں ہم نے ابھی تک کوئی تقریباً 56 ڈیمز بنائے ہیں۔ 10 پر کام ہو رہا ہے اور 56 پر مکمل ہو چکا ہے۔ یہ جس طرح hard area کی بات کر رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے، چک ڈیم اور خاص طور پر جو ہمارا تلہ گنگ اور میانوالی ہے اس میں آپ کو پتا ہے کہ ڈیمز پر کام ہو رہا ہے اور زیادہ تر اس کی جو spillway ہے وہ بھی آپ کا سارا یہ چکرالا اور یہ جو میانوالی کا ایریا ہے یہ اس میں آرہا ہے۔ یہ جو نمل کی بات کر رہے ہیں، بالکل، دیکھیں! نمل میں سب سے بڑا issue یہ آیا ہے کہ جس طرح پورے ملک میں بارشیں نہیں ہوئیں، اس کا جو reservoir ہے اس میں بھی بارشوں کی کمی کی وجہ سے یہ پانی کم ہوا ہے۔ ہم اس کے لئے یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اس میں آپ کو پتا ہے کہ جتنی depth اور جتنی silt پڑ گئی ہے اس کے علاج کے لئے ہم ایک feasibility بنا رہے ہیں کہ اس کی raising کی جائے کیونکہ raising کے علاوہ اس

کا کوئی حل نہیں ہے، اس کی excavation نہیں ہو سکتی تو یہ بالکل میرے نوٹس میں ہے اور میں نے خود ذاتی طور پر اس کو visit بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو oppose تو نہیں کر رہے یا کر رہے ہیں کسی طریقے سے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! کس کو؟

جناب سپیکر: جو قرارداد انہوں نے پیش کی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میں تو اس کو oppose کر رہا ہوں۔ میں نے تو بتایا ہے کہ ہم اس پر already کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر اب مجھے question put کرنا پڑے گا۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جی، بالکل کریں۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زراعت کو ترقی دینے اور پن بجلی کے ذریعے توانائی پیدا کرنے کے لئے آبی ذخائر تعمیر کئے جائیں"۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے ممنوعہ انجکشنز کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھینسوں کو ممنوعہ انجکشن کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھینسوں کو ممنوعہ انجکشن کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔"

MIAN MUHAMMAD RAFIQUE: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، opposed محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پنجاب گورنمنٹ نے already اس کے بیچنے پر پابندی عائد کی ہے لیکن manufacturing پر پابندی نہیں ہے اسی لئے یہ انجکشن available ہے اور اس سے اتنا زیادہ دودھ produce ہوتا ہے کہ کئی دفعہ خون دودھ میں آتا ہے I think its injurious یہ پبلک ہیلتھ کے لئے بالکل صحیح نہیں ہے کہ اس طرح کے انجکشنز ڈیری فارمرز بھی استعمال کرتے ہیں اور بچوں کے لئے specially اس طرح کا دودھ میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس کے بیچنے پر پابندی عائد کی گئی ہے لیکن manufacturing پر ban نہیں ہے۔ ہمیں ایک main چیز کرنی چاہئے کہ manufacturing of this injection should be totally banned.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ بھی بول لیں، آپ نے oppose کیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں محترمہ حنا پرویز بٹ سے جزوی طور پر اتفاق تو کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی نیک نیتی سے یہ قرارداد پیش کی ہے۔ میرا oppose کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دودھ دینے والے جانوروں میں صرف بھینس ہی نہیں ہے، گائے بھی دودھ دیتی ہے، اونٹنی بھی دودھ دیتی ہے، بکری بھی دودھ دیتی ہے اور بھیڑ بھی دودھ دیتی ہے۔ اس میں اگر محترمہ اتنا اضافہ فرمادیں، میں یہ پڑھتا ہوں اور اضافے کے ساتھ پڑھتا ہوں جو کہ میرے خیال میں بہتر قرارداد بن جائے گی۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے دودھ دینے والے جانور خصوصاً بھینسوں، گائیوں کو ممنوعہ انجکشن کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: پھر یہ تمام کی تمام اس میں شامل ہونی چاہئیں۔ گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، اونٹنی۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ سب کر لیں۔ محترمہ دودھ دینے والے جانور سب ڈال لیں۔ آپ اس کو قبول کریں اور میری ترمیم شدہ قرارداد آپ کے ذریعے سے آجائے۔

جناب سپیکر: اس کو ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا جائے۔۔۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں بھی اس میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہتی ہوں۔ ابھی محترمہ حنا پرویز بٹ نے یہ کہا ہے کہ manufacturing پر بھی پابندی ہونی چاہئے۔ بیچنے پر تو پہلے ہی پابندی ہے لیکن manufacturing پر پابندی نہیں ہے۔ وہ لفظ اس کے اندر add نہیں ہے، اگر اس کو بھی اس میں add کر لیا جائے تو .It will be better

جناب سپیکر: جی، انجکشن بنانے پر بھی پابندی لگائی جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وہ کیسے ہو سکتے ہیں، وہ بند نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ گائنی ٹریٹمنٹ میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں جی، جس طرح یہ کہتے ہیں پھر اس طرح ترمیم کریں۔ میں اب یہ put question کرنے لگا ہوں۔

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے تمام دودھ دینے والے جانور خصوصاً بھینس، گائے، بھیڑ، بکری، اونٹنی کو ممنوعہ انجکشن کے استعمال کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد جناب رمیش سنگھ اروڑا کی طرف سے ہے وہ اسے پڑھیں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے پاسپورٹ کی مدت تاحیات کرنے کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ممبران قومی اسمبلی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے سرکاری پاسپورٹ کی مدت پانچ سال کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ممبران قومی اسمبلی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے سرکاری پاسپورٹ کی مدت پانچ سال کی جائے۔"

MRS FAIZA AHMED MALIK: Mr Speaker! I oppose.

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: آپ اس کے حق میں بات کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے oppose کیا ہے پہلے ان کی بات سنیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس پر detail بات کر لوں۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے oppose کیا ہے، پہلے ان کی بات سن لیں۔ آپ تشریف رکھیں، میں ان کی بات سنتا ہوں۔ جی، محترمہ! آپ نے oppose کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ بے شک یہ قرارداد بہت اچھی قرارداد ہے لیکن اسی سے related قرارداد میں نے بھی جمع کرائی ہوئی ہے اور اس میں تمام ممبران ٹریژری اور اپوزیشن کے signatures بھی موجود ہیں تو میری request ہے کہ اس میں جس ایکٹ کا ہم نے حوالہ دیا ہے اس ایکٹ پر اگر غور کر لیا جائے تو اس میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اس میں جس طرح ایم این ایز کا پاسپورٹ تاحیات

ہے اسی طرح ایم پی ایز کا پاسپورٹ بھی تاحیات کر دیا جائے۔ اگر اروڑا بھائی کی قرار داد میں ہماری قرار داد کو amend کر لیں تو یہ ایک اچھی قرار داد بن جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! جی، اگر وہ amend کر لیتے ہیں تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس کو پڑھ دوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی پڑھ لیں اور میں بھی اس کو پڑھ لوں گا۔ آپ نے "تاحیات" کی ترمیم دے دی ہے ناں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم نے جو قرارداد submit کرائی ہوئی ہے اس میں "تاحیات" کا لکھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ممبران قومی اسمبلی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کو جاری ہونے والے سرکاری پاسپورٹ کی مدت تاحیات کی جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ فاطمہ فریحہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، محترمہ!

فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو 1122 میں ضم کرنے کا مطالبہ

محترمہ فاطمہ فریحہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں موجود فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو 1122 میں ضم کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں موجود فائر بریگیڈ کی سروسز کو ریسکیو 1122 میں ضم کیا جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں

۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ فاطمہ فریحہ: جناب سپیکر! یہ دونوں ادارے فائر بریگیڈ اور ریسکیو 1122 اپنی اپنی جگہ پر کام تو کر رہے ہیں۔ اگر دونوں اداروں میں رابطہ ہو جائے گا اور دونوں ایک ٹائم میں ایک جگہ پر کام کریں گے تو لوگوں کے لئے زیادہ اچھی سہولت فراہم ہو سکے گی اور اچھی امداد دی جا سکے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں legally بتانا چاہ رہا ہوں کہ already نوٹیفکیشن کیا تھا لیکن اس نوٹیفکیشن کو ہائی کورٹ میں challenge کر دیا گیا جو معزز جسٹس جواد الحسن صاحب کے زیر سماعت ہے لہٰذا اس stage پر ہمارا جو administrative level ہے ہم اس حوالے سے ترمیم کر سکتے ہیں اور نہ ہی آرڈر جاری کر سکتے ہیں چونکہ اس وقت یہ معاملہ subjudice ہے۔

جناب سپیکر: پھر اس کا کیا کیا جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ محترمہ فی الحال یہ قرارداد واپس لے لیں چونکہ یہ معاملہ عدالت میں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پھر آپ اس قرارداد کو واپس لے لیں بعد میں اس میں ترمیم کر لینا۔

محترمہ فاطمہ فریحہ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی یہ قرارداد withdraw کرتی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اس قرارداد پر بات کرنا چاہتا ہوں چونکہ میں نے اسے oppose کیا تھا۔

جناب سپیکر:عباسی صاحب!محترمہ نے اپنی قرارداد withdraw کر لی ہے۔غور سے سنئے گا پانچویں قرارداد میاں محمود الرشید کی ہے۔جی،میاں صاحب!

ادویات کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!شکریہ۔میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔"

جناب سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔"

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،میاں صاحب!قرارداد oppose کی گئی ہے لہٰذا آپ اپنی بات فرمائیں کہ اضافہ کیوں واپس لیا جائے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ادویات عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو گئی ہیں۔ایک غریب آدمی جو مشکل سے دو وقت کی روٹی اپنے بچوں کو دیتا ہے،بجلی کا بل ہے، گیس کا بل ہے،بچوں کی فیسوں کی ادائیگی ہے لیکن بڑی تیزی سے بعض ادویات کی قیمتوں میں تو 30 سے 40 فیصد اضافہ ہوا ہے اور ادویات اصل بھی نہیں ملتیں بلکہ جعلی ادویات ملتی ہیں۔ان ادویات کی قیمتوں میں اتنا زیادہ اضافہ کسی طور پر بھی justify نہیں ہے۔آپ دو فیصد چار فیصد پانچ فیصد کی حد تک تو اضافہ کر سکتے ہیں لیکن بعض ادویات کی قیمتوں میں تو 40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔اگر یہ کہیں گے تو میں ان ساری ادویات کی تفصیل اور ان میں کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے وہ بھی یہاں دے دوں گا۔ میاں رفیق جنہوں نے اسے oppose کیا ہے ان سے بھی گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر:اس قرارداد کو تھوڑے دنوں کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ اسے pending کر دیں۔ اگر آپ کہیں گے تو میں ان کی ساری تفصیلات آپ کو دے دوں گا۔ یہ قرارداد مفاد عامہ کی ہے اس لئے اسے oppose نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں ابھی اس قرارداد کو dispose of نہیں کر رہا بلکہ میاں رفیق صاحب کی بات سن کر اسے اگلے منگل کے لئے adjourn کرتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کروں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے معزز قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی اس قرارداد میں مزید بہتری لانے کے لئے اسے oppose کیا ہے۔ ان کی قرارداد بہت ٹھیک ہے اور میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور اس میں اضافے کی درخواست کرتا ہوں کہ اگر محرک اپنی قرارداد میں میری ترمیم قبول کر لیں تو قرارداد مزید بہتر ہو جائے گی۔ میں اس قرارداد کو اپنی ترمیم کے ساتھ پڑھ دیتا ہوں۔

"یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لیا جائے۔"

اس میں میری ترمیم یہ ہے کہ:

"نیز آئے روز ہونے والے اضافے کے رجحان کو کنٹرول میں رکھا جائے۔"

چونکہ پابندی نہیں ہے اس لئے ادویات کی قیمتوں میں روز روز اضافہ ہوتا رہتا ہے لہٰذا انہیں پابند بھی کیا جائے کہ روز روز اضافہ سب امیر و غریب کے لئے وبال جان ہے۔

جناب سپیکر: میاں رفیق صاحب! آپ اپنی ترمیم اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں اور یہ قرارداد اگلے منگل کے لئے pending کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

انسپکٹر عابد باکسر کو خصوصی طور پر کسی سیل کی زیر نگرانی رکھنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے الیکٹرانک میڈیا پر یہ خبر چل رہی تھی کہ انسپکٹر عابد باکسر کو انٹرپول کے ذریعے پنجاب میں لایا گیا ہے۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ encounter اور ماورائے عدالت قتل کا بادشاہ کہیں encounter کا شکار نہ ہو جائے، کہیں اسے پولیس مقابلے میں مار نہ دیا جائے لہٰذا اس ایوان کے توسط سے میری گزارش ہے کہ اسے خصوصی طور پر کسی سیل کے زیر نگرانی رکھا جائے چونکہ اس نے مختلف شخصیات کے بارے میں جو الزامات لگائے ہیں اور وہ درجنوں خاندان جو بے چارے انصاف کی طلب اور اپنی دادرسی کے لئے سالہا سال سے دھکے کھا رہے ہیں انہیں انصاف مل سکے۔ اس کے لئے جوڈیشل کمیشن بنایا جائے جو ان الزامات کی پوری تحقیقات کرے، انہیں صفائی کا موقع ملے اور اس کے بعد جن ملزمان و مجرمان کے نام ثابت ہو جائیں ان کے خلاف ایف آئی آرز درج کر کے انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں تاکہ ناحق اور بے گناہ قتل کئے جانے والے لوگوں کے ورثاء اور لواحقین کو انصاف مل سکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میاں محمود الرشید نے جو اپنی concern show کی ہے اس بارے میں جتنے بھی کیسز ہیں ہم لازمی طور پر انہیں check کرواتے ہیں۔ باقی انہوں نے کچھ اور باتیں کی ہیں میری humble submission ہو گی کہ لاء منسٹر صاحب آ جائیں تو ان کے سامنے یہ بات ہو جائے تاکہ زیادہ اچھا جواب آ سکے لیکن ان کے کیسز کے حوالے سے ہم سارا کچھ check کروا رہے ہیں اور ہر حوالے سے انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں گے۔

زیرو آرنوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آرنوٹس لیتے کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آرنوٹس نمبر 284/18 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزروں کو مستقل کرنے کا مطالبہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چیرنگ کراس لاہور پر سینکڑوں کی تعداد میں سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزرز جنہوں نے دس سال سے زائد عرصہ ملازمت ہونے کے باوجود مستقل نہ کرنے پر دھرنا دیا اور مطالبہ کیا کہ محکمہ صحت میں سکیل نمبر 1 سے 19 میں کام کرنے والے ملازمین جو ان کے بعد بھرتی ہوئے ہیں ان کو مستقل کر دیا گیا ہے مگر انہیں مستقل نہیں کیا گیا لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے میں اس بارے میں تھوڑی سی تفصیل میں جاؤں گی ابھی یہاں پر جس طرح سے ہمارے منسٹر صاحب نے respond کیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ حقائق ایسے نہیں ہیں ان ملازمین کو بتدریج 08-2007 اور 2009 میں بھرتی کیا گیا۔ ان میں نہ صرف ایم فل لوگوں کو بھرتی کیا گیا بلکہ ان میں کئی PHD بھی شامل ہیں۔ وہ دس سال تک ایک سکیل میں کام کرتے رہے ہیں حکومت کو انہیں proper time میں regular کرنا چاہیئے تھا لیکن آپ نے انہیں دس سال تک ایڈہاک پر لٹکائے رکھا ہے اور انہوں نے دس سال بعد احتجاج کر کے ریگولر کرنے کے لئے مطالبہ کیا ہے۔ اب اگر انہیں یہ کہا جائے کہ ان کو ایک سکیل پیچھے کر دیا جائے گا تو یہ بہت زیادتی ہے اور میرا خیال ہے کہ اس سے بڑی زیادتی کسی بھی سرکاری محکمے میں کبھی نہیں ہوئی ہو گی۔ یہ سرکاری ملازمین جو دن رات serve کر رہے ہیں، پولیو ویکسینیشن اور ڈینگی پر بھی انہوں نے serve کیا ہے اس پر تو انہیں انعام اور پروموشن ملنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! زیرو آر نوٹس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! یہ تقریباً 1400 ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزرز ہیں۔ اُس وقت اسلامیات، فارسی یا انگلش میں ماسٹر ڈگری

ہولڈرز کو بھی بھرتی کر لیا گیا تھا۔اب ان کے لئے ایک ٹیکسٹ بک بنائی گئی ہے اور ان کو کہا گیا ہے کہ آپ اس کتاب سے تیاری کر کے امتحان دے دیں۔ان کا دس سال کا تجربہ ہے اور یہ صرف ایک سو صفحے کی کتاب ہے۔انہیں کہا گیا ہے کہ یہ اس کتاب سے تیاری کر کے امتحان دے دیں۔یہ چھ چھ دفعہ امتحان دینے کے باوجود پاس نہیں ہو سکے لیکن اس کے باوجود ان کو نوکری سے نہیں نکالا گیا۔ان کو بار بار موقع دیا جا رہا ہے کہ آپ امتحان clear کریں تاکہ ہم آپ کو ریگولر کر سکیں۔اگر وہ چھ مرتبہ امتحان دینے کے باوجود اس کو clear نہیں کر سکتے تو پھر انہیں گریڈ۔17 میں regular کرنا مناسب نہیں۔ہم نے اپنی policy regularize کر لی ہے اور جو لوگ NTS کا ٹیسٹ پاس کر چکے ہیں ان کو ہم ریگولر کر رہے ہیں لیکن وہ لوگ جو امتحان پاس نہیں کر سکے انہیں پہلے اپنے experience کی بنیاد پر امتحان دے کر show کرنا چاہئے کہ انہیں کچھ آتا بھی ہے یا نہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں چاہتی ہوں کہ ان کو sympathetically consider کریں۔ان کے اُوپر allegation لگایا جا رہا ہے کہ وہ چھ چھ دفعہ امتحان دے کر بھی پاس نہیں ہو سکے۔میں پارلیمانی سیکرٹری کی اطلاع کے لئے عرض کرتی ہوں کہ 2017 میں IRMCH and Higher Education Department میں گریڈ 1 سے 18 تک کے ملازمین کو بغیر کسی test کے regular کیا گیا ہے۔اگر 2017 میں یہ کام ہو سکتا ہے تو اب 2018 میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا اور صرف ان ملازمین کو کیوں victimize کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! correction جب بھی ہو جائے تو وہ بہتر ہوتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!ایک سال پہلے یعنی 2017 میں دو محکمہ جات کے ملازمین کو بغیر کسی test کے ریگولر کیا جا سکتا ہے تو پھر ان کو کیوں نہیں کیا جا سکتا،یہ تو پچھلے دس سال سے ملازم ہیں تو ان کو بغیر کسی test کے کیوں ریگولر نہیں کیا جا سکتا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (ملک محمد علی کھوکھر): جناب سپیکر! اگر محکمہ policy formulate کر رہا ہوتا تو .they should have been thrown out چھ مواقع ملنے کے بعد بھی وہ ایک امتحان clear نہیں کر سکے تو پھر ان کا دس سال کا تجربہ کس چیز پہ

culminate ہو رہا ہے؟ اسی ایوان میں معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے یہ اعتراض اُٹھایا گیا تھا کہ آپ نے اسلامیات اور فارسی میں ماسٹر ڈگری کرنے والوں کو بھرتی کر لیا حالانکہ ان اسامیوں پر related subject میں ماسٹر ڈگری رکھنے والوں کو بھرتی کیا جانا چاہئے تھا۔اب ہم ان کو streamline کر رہے ہیں اور درستی کر رہے ہیں۔[************]

جناب سپیکر: آپ ایسا نہ کہیں۔ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنائیں۔اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 23۔فروری 2018 صبح 00-9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔